Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP 3.
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۱

شمارہ ۲۱

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ ہجرت (مئی) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۱۶ ماہ رواں کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت وعافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی غیر معمولی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان - ۲۴ ہجرت (مئی) ــــ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ وامیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں - البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے میں تا حال آرتھرائٹس کی تکلیف ہے - قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو کامل وعاجل شفایابی عطا فرمائے - آمین۔

---

۳ رشعبان ۱۴۰۲ھ | ۲۷ رہجرت ۱۳۶۱ ہش | ۲۷ رمئی ۱۹۸۲ء

جماعت احمدیہ ماریشس کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلعم پبلک کانفرنس کا انعقاد

وزیر تعلیم آنریبل جگت سنگھ اور دیگر غیر مسلم مقررین کا بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت

ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ اسلام کی وسیع پیمانہ پر تبلیغ!

رپورٹ مرسلہ مکرم صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

الحمد للہ کہ رب کریم نے جماعتہائے احمدیہ ماریشس کو PLAZA ہال روز ہل میں ۸ رجنوری کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پبلک کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق بخشی - کانفرنس میں احمدی مبلغین وغیر مسلم مقررین نے بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا - ذیل میں قدرے تفصیل سے اس کی رپورٹ درج کی جاتی ہے -

کانفرنس کے پروگرام سے پبلک کو آگاہ کرنے کے لئے ہم نے اخبارات میں اشتہار شائع کیا - اور اہم شخصیات کو مدعو کرنے کے لئے دعوتی کارڈز تقسیم کئے - ایک روز قبل ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی احمدیہ کانفرنس کا اعلان کروایا گیا - ۹ رجنوری بروز ہفتہ خدام نے پلازا ہال کو مختلف قطعات سے مزین کیا اور ہال کے باہر کتب کا سٹال لگایا تا کہ حاضرین لٹریچر بآسانی خرید سکیں - پروگرام کے مطابق جلسہ تین بجے شروع ہونا تھا - چنانچہ احمدی اور دیگر مذہب کے مدعوین وقت پر ہال میں پہنچنے شروع ہو گئے -

کانفرنس کا آغاز

جلسہ کی صدارت کے لئے خاکسار نے حکومت ماریشس کے وزیر تعلیم جناب آنریبل سر جگت سنگھ صاحب کی خدمت میں درخواست کی تھی جسے انہوں نے بخوشی قبول کر لیا - خاکسار نے اس موقعہ پر حاضرین کے سامنے جلسہ سیرۃ النبی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس جلسہ میں بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں - کمالات اور آپ کے عظیم کاموں کو بیان کیا جائے گا - اور آج کی محفل میں ہمارے مہمان بھائی بھی حصہ لیتے ہوئے حاضرین سے خطاب کریں گے -

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے جناب مناف ہولاش صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کی - ان کے بعد مکرم بشیر امیر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ع "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھ کر سنائی -

تلاوت ونظم خوانی کے بعد جماعت ماریشس کے لوکل مبلغ مکرم مولوی ابوبکر ثمان صاحب نے "ویدمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا - انہوں نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام مذہبی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی ہے - مقرر موصوف نے اپنے موضوع کی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشگوئیوں پر مشتمل ہندو لٹریچر سے متعدد حوالے پیش کئے - اور تفصیلاً تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی -

آنریبل سر جگت سنگھ صاحب وزیر تعلیم کا خطاب

مکرم مولوی صاحب کے بعد صدر جلسہ جناب وزیر تعلیم نے حاضرین سے خطاب کیا - وہ اپنی دوسری مصروفیات کے باعث زیادہ دیر نہ ٹھہر سکے - اس لئے اپنی تقریر کے معاً بعد روانہ ہو گئے -

عزت مآب وزیر صاحب نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے یوم النبی کانفرنس کے لئے مدعو کیا - جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں کافی عرصہ سے جماعت کے فنکشنوں میں شرکت کرتا رہا ہوں - تاہم ماریشس میں مذہبی اور روحانی امن قائم رکھ سکیں - یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں بہت عرصہ سے بہت سی مذہبی تنظیموں کے ساتھ وابستہ رہا ہوں - اور میں نے ہمیشہ یہ سوچا ہے کہ انسان کی تاریخ میں ایک چیز ایسی ہے جس نے انسان کا ساتھ دیا ہے - وہ اس کا ایمان اور یقین ہے - جب ایک انسان میں ایمان ہوتا ہے تو اس کے ایمان کا کوئی بھی نام ہو، وہ کوئی بھی ظاہری شکل رکھتا ہو خواہ کسی زبان میں اس کو بیان کیا گیا ہو - اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا - جب تک انسان کو ایک عظیم ہستی پر ایمان ہے مجھے یقین ہے کہ وہ ہر قسم کے مسائل اور مشکلات کا مقابلہ کر سکتا ہے -

شاید یہ ایک تاریخی اتفاق ہے کہ ماریشس میں تمام دنیا کے مذاہب موجود ہیں - ہماری تاریخ میں ایک وقت ایسا تھا کہ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ دنیا میں ایک سے زیادہ مذاہب کا موجود ہونا نقصان دہ ہے

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم وعبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم - اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی سوچ ایک منفی نظریہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے ملک میں ایسی رواداری پائی جاتی ہے کہ کسی دوسرے ملک میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ آپ سب کے لئے کامیابی کی تمنا کرتا ہوں۔ اور اُمید رکھتا ہوں کہ اسلام کے عظیم مذہب کے ذریعہ ہم مارشس کو اور زیادہ مضبوط اور طاقتور بنادیں گے۔

سوامی سپیر سادجا سودانندا کی تقریر

سوامی جی ایک ہندو فرقہ کے لیڈر ہیں۔ ہماری دعوت پر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ سب سے پہلے انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہماری جماعت نے دعوت دے کر ان کی عزت افزائی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دراصل حضرت محمد جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت ہے کہ مجھے اتنے بڑے اجتماع میں مدعو کیا گیا ہے۔ اور تقریر کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ لائف آف محمدؐ کے ہندی ترجمہ سے انہوں نے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں ذکر تھا کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوعِ انسان کی خدمت کو خاص اہمیت دیتے تھے۔ قیدیوں کے ساتھ ان کا سلوک مثالی تھا۔ اور بالخصوص آپؐ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی۔ اور انہیں وراثت کا حقدار قرار دیا۔ سوامی جی نے کہا کہ وہ لائف آف محمدؐ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ پھر کبھی موقع ملا تو مزید بیان کریں گے۔ جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے اپنی تقریر ختم کی۔

فرانسیسی کیتھولک دوست کی تقریر

کچھ عرصہ سے ایک فرانسیسی دوست زیرِ تبلیغ ہیں۔ ان کا نام مسٹر MAURICE BENIGNI ہے۔ انہوں نے کئی کتبِ سلسلہ مطالعہ کر لی ہیں۔ انہوں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل میں بھی اُن لوگوں میں سے تھا جو اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ایک دن اتفاقاً میں مسجد کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میری احمدیہ مشنری سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے قرآن کے متعلق سنا ہوا تھا مگر کبھی پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ احمدیہ جماعت نے مجھے قرآنِ مجید دیا۔ اور ساتھ ہی قرآن کو سمجھنے کے لئے کتاب دیباچہ تفسیر القرآن بھی دیا جو ایک لطیف، زبردست اور شاندار کتاب ہے۔ میں اگرچہ زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں۔ پھر بھی اس کتاب کو پڑھ کر میں نے اپنے اندر ایک طاقت۔ حرکت اور اطمینان محسوس کیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دیباچہ کے مطالعہ کے دوران میرے آنسو رواں ہوگئے۔ مجھے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کا بھی موقعہ ملا۔ یہ بھی نہایت مفید اور قیمتی کتاب ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے قرآن مجید پڑھنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ قرآن ایک ہدایت اور سچائی کا سرچشمہ ہے جس کا تمام انسانوں کو مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حضرت محمد صلعم اغیار کی نظر میں

مقررین میں ہمارے احمدی نوجوان محمد رضا بھنو صاحب بھی شامل تھے۔ انہوں نے دُنیا کے بعض نامور مصنفین اور شخصیات کے، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تاثرات اور بیانات پڑھ کر سنائے۔

دیگر مقرّرین کی تقاریر

پروگرام کے مطابق اگلی تقریر فلاک کے ایک غیر مسلم گریجوایٹ جناب Madan Bheecary کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ وہ اس قسم کی تقریب میں شریک ہو کر حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم روحانیت کی طرف جھک کر شیطان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مذہب ہمارے درمیان اتحاد پیدا کرتا ہے۔ مختلف زمانوں میں بھگوان نے نبیوں کو انسانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عظیم رسُول تھے۔ میں بھی ان پر ایمان رکھتا ہوں۔ انہوں نے انسان کی خدمت کی۔ انہوں نے ہر قسم کے امتیاز کو ختم کر کے مساوات کا سبق دیا۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اب جماعتِ احمدیہ نے مجھے لٹریچر دیا ہے۔ اب میں اسلام کا مطالعہ کر سکوں گا۔

مسٹر Bheecary کی تقریر کے بعد پبلک سروس کمیشن کے ممبر جناب سوکن گایا صاحب نے ہندی میں خطاب کیا۔ اور بتایا کہ میں عرصہ سے قرآن بائیبل اور گیتا کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ انبیاء انسان کی خدمت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ جب اس دُنیا میں بے دینی پیدا ہو جاتی ہے تو خدا پیغمبر بھیج کر انسانوں کی اصلاح کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور محمد جی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قرآن نازل ہوا۔ قرآن اُخوت اور باہمی محبت پر زور دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محبت اور پریم ہی مذہب کا خلاصہ ہے۔

مکرم سوکن گایا صاحب کے بعد مارشس انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن کے پروفیسر مسٹر دیو رانتھ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ میں تمام انبیاء کو سچا خیال کرتا ہوں۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے وقت میں آئے جبکہ انسان مظلوم تھا۔ اور اس کے حقوق ضائع کئے جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں تضاد پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے (حضرت محمد (صلعم) کا پیغام معاشرہ کی اصلاح تھا۔ انہوں نے عورت کے حقوق کو قائم کیا۔ اور دُنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

اختتامی تقریر

پروفیسر رانتھ کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا اور بتایا کہ حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ ہمیں ان کے نمونہ پر چلنا چاہیئے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و برکت کا نشان قرار دیا۔ اور آخر میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی کتب میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے بعدہٗ دُعا ہوئی اور سیرۃ النبیؐ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ تبلیغ

تقریب کے دوران معزز مہمانوں کی خدمت میں لائف آف محمدؐ کے فرانسیسی ترجمہ کی ایک ایک کاپی بطور تحفہ پیش کی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ اگلے روز ریڈیو اور ٹیلیویژن پر سیرۃ النبیؐ کانفرنس کی درجِ ذیل خبر ہندوستانی فرانسیسی اور انگریزی زبان میں نشر ہوئی۔

"گزشتہ ہفتہ کے روز احمدیہ جماعت نے پلازا ہال روز ہل میں سیرۃ النبیؐ کانفرنس منعقد کی۔ سب سے پہلے احمدیہ مسلم مشن مارشس کے مشنری انچارج مولانا منوّر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے نمائندگان کو اس موقعہ پر حضرت مُحمّد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی سیرت پر کچھ کہنے کو کہا جائے۔ مارشس جہاں مختلف النسل و المذہب کے لوگ رہتے ہیں، اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم اس میں محبت اور رواداری کو بڑھائیں۔ آنریبل سر جگت سنگھ جو اس وقت حاضر تھے نے کہا کہ مارشس میں ایک پُر امن فضا اور ماحول کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مارشس کی سوسائیٹی باہمی محبّت و پیار میں ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

دوسرے مقرّرین نے بھی حضرت محمدؐ کی زندگی اور آپؐ کے کاموں کو بیان کیا۔ پروفیسر دیو رانتھ نے خدا پر ایمان کی برکات اور ضرورت کی نشاندہی کی۔ کیونکہ خدا ہی تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔"

قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہم سب کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قابلِ رشک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے اور آپؐ کے پیارے دین کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر قُربانی پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے

آمین یا ربّ العالمین

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ وّ بارِک وسلّم انّک حمید مجید ۝

ملے گی تمہیں زندگی جاوِدانہ

"بہت ہوں گے تُم پر کرم خسروانہ — مگر شرط ہے خُلق ہوں عاجزانہ
نگاہوں میں شرم و حیا ہو تمہاری — دِلوں میں مُحمّدؐ کا ہو آستانہ
بتا دو زمانے کو عزم و عمل سے — تمہارا مقدّر نصیبے جگانا
مِٹانا بھی چاہے مِٹا نہ سکے گا — تمہیں لاکھ چاہے مِٹانا زمانہ
اگر تم خُدا کی رضا پر چلو گے — چلن گر تمہارے رہے مومنانہ

تمہیں ناصرِ دیں کا پیغام ہے یہ
"ملے گی تمہیں زندگی جاوِدانہ"

دُعا کر رہا سر بھی سجدے میں طاؔہر — خُدا کی رضا میں جھکے پنج گانہ
کرم کیجیئے ہم پہ نامِ محمّدؐ — الٰہی! ہمارے نصیبے جگانہ

نظامِ خلافت کے تابع رہیں ہم
نہ چھُوٹے کبھی ہم سے یہ آستانہ

مبشر احمد طاؔہر آف پسرور حال ربوہ

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے

بصیرت افروز خطبات جمعہ کا ملخص

(۱)

اھوائے نفس اور شہواتِ نفسانی کی پیروی کرنیوالے ھلاک ہوتے جاتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ شہادت/اپریل ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے کہ انسان اس دُنیا میں صحیح رنگ میں زندگی گزارے اس پر بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ اور ان ذمہ داریوں کو نباہنے کی طاقت بھی عطا کی ہے۔ مگر ساتھ ہی شیطان کو بھی لگا دیا ہے۔ اور فرشتوں کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب انسان ان ذمہ داریوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو طاغوتی طاقتیں اس کو اللہ تعالیٰ سے دُور لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ طاقتیں انسان کو اھوائے نفس اور شہواتِ نفسانی کی پیروی پر مجبور کرتی ہیں۔ حضور نے آیتِ قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ ایسے انسانوں کا گروہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعماء کو اس رنگ میں اپنے تصرف میں لاتا ہے جو اللہ کو پسند نہیں۔ وہ جنہوں نے ذاتِ باری کا عرفان حاصل کیا ہے ان سے تمسخر و استہزاء سے پیش آتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تمسخر کرنے والے جان لینگے کہ جو مومنون حقاً میں شامل اور تقویٰ کی راہ پر کھڑے ہیں ان کو ہی فوقیت حاصل ہے۔ اور دُنیا کی زینتیں اختیار کرنے والوں کو فوقیت نہیں بلکہ ذلت حاصل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اس کی نیکی، ثباتِ قدم، وفا اور اس محبت کی وجہ سے جو اس کے دِل میں ربّ کریم سے ہے اور اُس عشق کی وجہ سے جو اس کے سینے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا موجزن ہے اسے بغیر حساب کے دیتا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ دنیاوی زینتیں اور دولتیں محدود ہیں، بے حساب نہیں ہیں۔ دنیاوی زینتوں پر فخر کرنے والوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کی پیروی کرنے والوں کو نُور عطا کرتا ہے۔ ان کے تقویٰ کے مقام کو قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اجر دیتا ہے تو تول کے نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ سے لینے والا تو اپنے عمل، سوچ، علم اور ایمان کی استعداد سے باہر نہیں جاسکتا۔ لیکن جو دینے والا ہے یعنی خدا اُس کی تو کوئی حدبندی کر ہی نہیں سکتا۔ دینے والا تو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ تو بے حساب دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے شہواتِ نفسانی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، اس میں ایک تو عورت سے پیار شامل ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن جب شیطانی ہلاکت کے راستے میں انسان اندھا ہو جاتا ہے تو عورت سے اس کا تعلق صرف شہوات کی حد تک رہ جاتا ہے۔ پھر بچوں سے محبت ہے دولت سے محبت ہے۔ زمین۔ کھیتیاں۔ مویشی۔ گھوڑے اور دیگر ذرائع پیداوار سے محبت ہے۔ شہواتِ نفسانی پر عمل کرنے والوں کو شیطان نے یہ ساری چیزیں خوبصورت کر کے دکھادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے میں کہیں بہتر چیزیں رکھ دی ہیں۔ چنانچہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کو وہ قربِ الٰہی عطا ہوتا ہے جو خاتمہ بالخیر کی طرف لے جانے والا ہے۔ اس سے وہ ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے جو خوبصورت بھی زیادہ ہے، اور لذت و سُرور بھی ابدی ہے۔ اس کے تحت حاصل ہونے والی لذات اس دُنیا سے شروع ہو کر ابدی زندگی تک چلتی چلی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا شیطان نے جو راہ دکھائی ہے اس شہوات کے تحت مثلاً عورت سے تعلق کا رستہ یہ دکھایا کہ عورت سے پیار اُسی وقت کیا جائے جبکہ نفسانی شہوت جوش مارے۔ حضور نے فرمایا اس طرح کے پیار میں اور اس پیار میں جو کُتا اپنی کُتیا سے کرتا ہے کوئی فرق نہیں۔ ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت صرف اس لئے بنی ہے کہ اس سے صرف اس وقت پیار کا رشتہ استوار کیا جائے جب شہوت شدت اختیار کرے۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو متقی ہیں ان کو پاک ازواج عطا ہونگی اس میں مرد عورت کے باہمی تعلق کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے اِس دُنیا میں بھی وہ روحانی اور اخلاقی لذت اور سُرور حاصل کریں گے جو شہوانی لذات سے کہیں زیادہ بہتر ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس اللہ کا رنگ وہ اپنے اُوپر چڑھانے والے ہوں گے اس اللہ کی رضا انہیں حاصل ہو گی۔ حضور نے فرمایا اس طریق کو اختیار کرنے میں ساری زندگی کا احاطہ ہو جاتا ہے۔ اس میں عورت سے پیار، دولت سے عشق، ذرائع پیداوار پر بھروسہ کرنا اور خدا تعالیٰ کو بھول کر اپنی ذمہ داری کو فراموش کر دینا شامل ہے۔ حضور نے فرمایا، عورت سے صرف شہوت کے خیال سے پیار کرنے کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے پاک ازواج عطا کئے جانے کا ذکر فرمایا۔ حضور نے آیتِ قرآنی کے حوالہ سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اُس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں جو ایک دوسرے کو سمجھنے والے اور ایک دُوسرے کے لئے قُربانی کرنے والے ایک دُوسرے پر توجہ دے کر اپنے ربّ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے گئے ہیں تاکہ تم ایک دُوسرے سے تسکین حاصل کر سکو۔ حضور نے فرمایا اس کے معنے یہ ہیں کہ گھبراہٹ۔ بے چینی اضطراب اور قلق دُور ہو۔ اور سکون۔ اطمینان اور طمانیت حاصل ہو۔ اور آپس میں پیار اور رحم کا رشتہ پیدا ہو۔

حضور نے فرمایا میں نے یہ بتایا ہے کہ منصورہ بیگم نے اپنی وفات تک اِس طرح میرے ساتھ زندگی گزاری کہ مجھے ہر لحاظ سے بے فکر کر کے تسکین اور اطمینان عطا کر دیا۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ انہوں نے بھی مجھ سے ایسی ہی تسکین حاصل کی ہوگی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی محبت کا ذکر فرماتا ہے جس میں دونوں وجود باہم مل کر خدا کی طرف جانے والے ہوں۔ وہ دونوں ایک ایسی گاڑی کی طرح ہوں جس میں دو گھوڑے جُتے ہوئے ہوں۔ اس محبت و مودت کے نتیجہ میں ایسا پیار پیدا ہوگا جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ رفعتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہوگا۔ حضور نے فرمایا، مرد عورت کا تعلق ایسا ہو کہ وہ ایک دُوسرے کی خیر اور بھلائی کے لئے رقیق القلب اور شفیق ہوں۔ اور ایک دوسرے کی خیر اور بھلائی کے لئے حریص ہوں۔ یہ وہ تعلق نہیں جو جانوروں کے نر و مادہ کے درمیان ہوتا ہے۔ آج کی بہکی ہوئی دُنیا میں تو یہ تخیل اہلِ ہوس کے پاس بھی نہیں پھٹکا کہ عورت کو ازدواجی رشتے میں کیا بلند مقام حاصل ہے؟ وہ لوگ تو بہت سے ایسے ہیں کہ نکاح کئے بغیر ساتھ رہ رہے ہیں۔ اور بچّے بھی پیدا کر رہے ہیں۔ یہ شہواتِ نفسانی کی شکل کا پیار ہے۔ یہ گھناؤنا۔ مہلک اور گندہ پیار ہے۔ جو اگلی نسلوں کو ہلاک کر دینے والا ہے اور اب مغربی ممالک اور امریکہ والے ٹی۔ وی پر رو رہے ہیں کہ وہ اس ذلّت کو پہنچ چکے ہیں کہ انہیں اپنے معاشرے، مذہب اور اخلاقی اقدار میں ان کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ اسی لئے میں اُن کو جا جا کر یہ کہتا ہوں کہ تمہاری ایسی سب مشکلات کا حل قرآن کریم میں ہے۔ اور اسلام تمہاری بچیوں اور بہنوں کی عزت کی حفاظت کے لئے پردے کا حکم دیتا ہے۔ اور تم ہو کہ اس کو سمجھتے نہیں۔ اور انکار کرتے ہو۔ حضور نے آخر میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی زبردست استعدادیں دی ہیں ان کے صحیح استعمال کے لئے اس کو پیدا کیا ہے۔ اس کے لئے قرآن نازل کیا ہے۔ اور جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ وہ صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے ـــ اسی طرح ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسی طرح اتباع کرو جس طرح خود آپؐ نے وحیِ الٰہی کی اتباع کی۔ حضور نے فرمایا کوشش کرو کہ شیطان قریب بھی نہ آئے۔ اور اگر قریب بھی آئے تو دھکا دے کر اُسے دُور پھینک دو۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوں۔ اور جب اللہ کی رحمت اور رہنمائی دیکھو تو اس کے ساتھ چمٹ جاؤ۔ کہ تمہاری فلاح اسی میں ہے۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر نازل کرے۔ اس محدود دُنیا میں ہم غیر محدود عطایا کے وارث اپنی کوشش سے نہیں ہو سکتے۔ اِس لئے دُعا کرو کہ وہ بغیر حساب ہمیں دے، اور بغیر حساب کے ہمیں اپنی جنتوں میں لے جائے۔ آمین۔

(الفضل ۱۸ راپریل ۱۹۸۲ء)

(۲)

نظامِ وصیت محض دسویں حصہ کی مالی قربانی کا نام نہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ شہادت (اپریل) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں نظامِ وصیت کو قائم کیا۔ نظامِ وصیت ہر پہلو کے لحاظ سے بہت عظمت و اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ذریعہ سے کوشش کی گئی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو لوگ داخل ہیں ان میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو اپنی جملہ دینی اور جماعتی ذمہ داریوں کو اس قدر توجہ، انہماک اور مستعدی سے ادا کرنے والا ہو کہ ان میں اور جماعت کے دوسرے افراد میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو جائے۔

حضور نے اس ضمن میں واضح فرمایا کہ نظامِ وصیت محض دسویں حصہ کی مالی قربانیوں کا نام نہیں

نظامِ وصیت نام ہے زمین کی پستیوں سے اُٹھا کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچانے کا۔ یہ نام ہے دُوسروں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر بھرپور اسلامی زندگی گزارنے کا۔ ایسی بھرپور زندگی جو ہر لحاظ سے ایک موصی کے وجود کو منوّر کرنے والی ہو۔ اُسے آسمانی رفعتوں تک لے جانے والی ہو اور اسے خدا تعالیٰ کے پیار کا مورد بنانے والی ہو۔ جہاں تک نظامِ وصیت کی رُوح کو سمجھتے ہوئے حتی المقدور بھرپور اسلامی زندگی گزارنے کا تعلق ہے جماعت کو ہر دم چوکس اور بیدار رہنے اور چھوٹی سے چھوٹی خامی کو دُور کرنے کے لئے مستعد رہنے کی ضرورت ہے ــــ خُطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا، ایک وقت میں جماعت نے محسوس کیا کہ بعض اچھے کھاتے پیتے خاوند بھی بیوی کا ۳۲ روپے مہر مقرر کر دیتے ہیں۔ اور اسے اسلامی مہر تصور کرتے ہیں۔ یا کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سو یا ہزار روپے مہر رکھ کر بیوی کو اُس دولت سے محروم کر دیتا ہے جو بیوی ہونے کی حیثیت میں اُسے ملنی چاہیئے تھی۔ پھر بیوی محض اس مہر پر ہی وصیت کر دیتی تھی۔ اس لئے جماعت نے یہ روایت قائم کی کہ کم از کم خاوند کی چھ ماہ کی آمد کے برابر مہر مقرر ہو۔ مہر کا تھوڑا یا زیادہ ہونا اور پھر مہر پر ہی وصیت کا انحصار رکھ دینا عقلاً بھی دُرست نہیں۔ اور ویسے بھی یہ نظامِ وصیت کی رُوح کے خلاف ہے ــــ نظامِ وصیت کی رُوح بھرپور اسلامی زندگی گزارنا اور دین کی راہ میں بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی قُربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہے۔ ان قُربانیوں میں سے ایک مالی قربانی بھی ہے۔ اور عورتوں کے تعلق میں مالی قربانی محض مہر کی رقم تک محدود نہیں۔

اس ضمن میں حضور نے دو ایک اشخاص کے دِلوں میں پیدا ہونے والے ایک شبہ کا بھی ازالہ فرمایا۔

حضُور نے فرمایا جب میری پہلی شادی ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ نے ایک ہزار روپے مہر رکھا۔ جب حالات سے مجبور ہو کر مَیں نے دُوسری شادی کی تو ایک ہزار روپے مہر رکھا مَیں نے۔ اس پر شیطان نے کچھ لوگوں کو شبہ میں ڈال دیا۔ انہوں نے گمان کیا کہ وصیت کے نقطۂ نگاہ سے یہ رقم بہت تھوڑی ہے۔ حالانکہ یہ شبہ سراسر بے بنیاد ہے۔ اس لئے کہ اگرچہ منصورہ بیگم کا مہر ایک ہزار روپے تھا۔ لیکن ہم ان کا حصّہ وصیت ۵۸ ہزار روپے ادا کر چکے ہیں۔ سو ایک ہزار روپے مہر مالی قُربانی میں روک نہیں بنتا۔ اور ابھی ایک ٹکڑا زمین کا ہے جس کا تصفیہ ہونا باقی ہے۔ منصورہ بیگم نے مجھے بتائے بغیر ⅓ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اور وہ مجھے بتائے بغیر ہی خود ہی اس کی ادائیگی کرتی رہتی تھیں۔ جب زمین کے اس ٹکڑے کا تصفیہ ہو جائے گا تو ⅓ کے حساب سے اس کا حصّہ وصیت ستر۔ پچھتر ہزار روپے اَور ادا کیا جائے گا۔ اس طرح کل ادائیگی اُن کی طرف سے سوا لاکھ روپے ہو جائے گی۔ اب ایک ہزار کا مہر سوا لاکھ کی ادائیگی میں روک نہیں بنا۔ اصل چیز محض مہر کے حصّہ وصیت کی ادائیگی نہیں۔ بلکہ اصل اہمیت تو بھرپور اسلامی زندگی گزارنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنے کو حاصل ہے ان قربانیوں میں سے مالی قُربانی تو صرف ایک قُربانی ہے۔

حضور نے فرمایا میری دُوسری بیوی نے وصیت نہیں کی ہوئی۔ مَیں نے اُن سے کہا ہے وہ بھی وصیت کر دیں گی۔ اور جب وصیت ہو جائے گی تو اُن کی طرف سے جو پہلی قسط ادا کی جائے گی وہی ایک ہزار روپے سے آگے نکل جائے گی۔ اگر کسی کے دماغ میں شیطانی وسوسے آئیں تو مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست سے انہیں خود دُور کر لیا کریں۔

حضُور نے نظامِ وصیت کی رُوح کے ضمن میں اس کے اصل مطالبات کا ذکر کرتے ہُوئے فرمایا، بعض لوگوں کی غلطی یا غلط فہمی کی وجہ سے نظامِ وصیت پر دھبّے پڑ رہے ہیں۔ بُنیادی چیز اس وقت میں جماعت کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہُوں کہ نظامِ وصیت ہر موصی مرد کی طرح ہر موصی عورت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مالی میدان میں بھی اس قدر قربانی کرنے والی ہو کہ وہ دُوسری عورتوں سے اس میدان میں بھی آگے نکل جائے۔ نظامِ وصیت کا تمام موصی مَردوں اور موصی عورتوں سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ دونوں اپنے اوقات، اپنے جذبات وغیرہ کی تمام غیر موصی مَردوں اور عورتوں سے کہیں زیادہ قربانی کرنیوالے ہوں۔

حضور نے مزید فرمایا اسی طرح نظامِ وصیت تمام موصی مَردوں اور موصی عورتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مکارمِ اخلاق کے جملہ میدانوں میں اس قدر ترقی کرنے والے ہوں کہ غیر موصی اس لحاظ سے اُن کی گرد کو بھی نہ پہنچ پائیں۔ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسُول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت درجہ محبت اور پیار کرنے والے ہوں۔ راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنے والے ہوں۔ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مکارمِ اخلاق کو ان کے کمال تک پہنچانے کے لئے مبعوث کیا تھا۔ اور آپؐ نے انہیں انتہائی کمال تک پہنچایا۔ آپؐ نے مکارمِ اخلاق کے سینکڑوں شعبے بیان فرمائے ہیں۔ موصی مرد ہوں یا موصی عورتیں ان کا فرض ہے کہ وہ ان سب مکارمِ اخلاق میں غیر موصیوں سے آگے بڑھنے والے ہوں۔ وہ ایسے ہوں کہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں سُوئی کی نوک کے برابر بھی کوئی دھبّہ نہ پڑے۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی وہ ایسا اعلیٰ نمونہ دِکھانے والے ہوں کہ سب کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے نکل جائیں ــــ نظامِ وصیت کی عظمت و اہمیت، اس کی رُوح اور عملی تقاضوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے احبابِ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے احسانِ عظیم کی بے قدری نہ کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، نظامِ وصیت کو بگاڑ کر اس احسان کی بے قدری نہ کرو جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نظامِ وصیت کی شکل میں تم پر کیا ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جس غرض سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدیؑ کے ذریعہ احسانِ عظیم تم پر کیا ہے اس میں کمزوری پیدا ہو۔ اور تم بے قدری کے مرتکب ٹھہرو۔

حضور نے فرمایا بعض عورتوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تیس بتیس روپے مہر پہ زندگی بھر میں تین روپے ادا کر کے وہ موصیات میں شامل ہو سکتی ہیں۔ یہ نظامِ وصیت کی رُوح کے خلاف ہے جماعت میں خدا کے فضل سے ایسی عورتیں بھی ہیں جو تین تین لاکھ روپے ادا کرتی ہیں۔ لیکن بعض مَردوں کا اپنی بیویوں کے متعلق یا بعض بیویوں کا خود یہ سمجھنا کہ محض مہر کی رقم پر تین روپے یا پچاس ساٹھ روپے ادا کر کے نظامِ وصیت میں شمولیت اختیار کی جا سکتی ہے، درست نہیں ہے۔ منتظمین بھی اس بارہ میں غفلت برت جاتے ہیں۔ انہیں وصیتیں منظور کرنے میں اتنی سمجھ تو رکھنی چاہیئے جتنی ہر اُس صاحبِ فراست احمدی مرد اور عورت میں ہوتی ہے جو نظامِ وصیت کی رُوح کو سمجھتا ہے۔ اس ضمن میں مزید فرمایا، موجودہ زمانہ میں ایک یہ رسم بھی ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں، پچاس ہزار روپے مہر لکھ دو بیشک ادا نہ کرنا۔ یہ نمائش دائرہ احمدیت و اسلام سے باہر ہو سکتی ہے اندر نہیں ہو سکتی۔

آخر میں حضور نے فرمایا سیدھے سادے مومن بننے کی کوشش کرو۔ خدا سے اتنا پیار کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا عشق کرو کہ دُوسرے سوچ بھی نہ سکیں کہ اتنا پیار اور اتنا عشق بھی کیا جا سکتا ہے۔ جماعت میں ایک بڑا گروہ ان احمدیوں کا ہونا چاہیئے جو وصیت کے اس ارفع مقام پر ہو جو مَیں نے بیان کیا۔ وہ موصی آگے بڑھیں جو وصیت کے مقام کو پہچاننے والے اور اس مقام پر پُورے اُترنے والے ہوں۔

فرمایا نظامِ وصیت سے باہر بھی پہلے کی طرح خُدا کا پیار حاصل کرنے کی راہیں کُھلی ہیں لیکن وہ لوگ جو خدا کا غیر معمولی پیار حاصل کرنے والے ہیں وہ اس کی راہ میں اپنے آپ کو فنا کر لیتے ہیں۔ جن پر خدا اپنے حُسن و احسان کے جلوے ظاہر کرتا ہے۔ وہ تو ہوتے ہی وہ ہیں جو اس کی راہ میں سر ہی جاتے ہیں۔ یہ ہے نظامِ وصیت کا مقام اس مقام کو سمجھتے ہوئے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہوئے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہمیشہ جماعت میں آگے آتے رہنے چاہئیں جو نظامِ وصیت میں شامل ہوں اور نسلاً بعد نسلٍ شامل ہوتے چلے جائیں۔

بالآخر حضور نے دعا کی کہ خدا ایسے سامان پیدا کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی عظمتوں کو نوعِ انسانی پہچاننے لگے۔ اور نوعِ انسانی آپؐ کے فرزندِ جلیلؑ کو پہچان کر ایک خاندان بن جائے۔ (الفضل ۴ر مئی ۱۹۸۲ء)

(۳)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانی زندگی میں تہذیب اور حُسن پیدا کرنے کے لئے ہوئی تھی!

خُلاصہ خُطبہ جمعہ فرمودہ ۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

حضُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکارمِ اخلاق کے اتمام کے لئے ہوئی تھی۔ یعنی انسانی زندگی میں تہذیب اور حُسن پیدا کرنا مقصود تھا۔ اور اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو احکام دیئے وہ دو قسم کے ہیں۔ (۱) کرنے کی باتیں۔ (۲) ــ نہ کرنے کی باتیں۔

پھر ہمیں وہ تمام اخلاق دیئے گئے جو ہمیں دی گئی استعدادوں کو کمال تک پہنچانے کے لئے ضروری تھے۔ دوسری قسم کے احکام کا تعلق وَهُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ سے ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات نہ کرنا اور ایسے عمل نہ بجالانا جو لغو ہوں۔ خُدا تعالیٰ نے اس چھوٹے سے فقرہ میں ان تمام اخلاق کی بنیادی بات ہمیں بتا دی جن کا تعلق نہ کرنے کے ساتھ تھا کہ ہر وہ بات، ہر وہ فعل جس کا ہماری زندگی میں کوئی خوشکن نتیجہ نہیں نکلتا، لغو ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خُدا تعالیٰ نے انسان کو کچھ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس واسطے اچھے اخلاق کی بُنیاد اِس بات پر ہے کہ ایک مومن احمدی کے اوقات ضائع نہ ہوں۔ اور اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ہستی کا بہترین نمونہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً کہا اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِىْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ کہ تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا ــــ اب "تُو" میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن کا تعلق آپؑ کی جماعت سے ہے۔ اور اس لحاظ سے اس الہام کے دو مطالب ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ :-

(۱) ــ تیرے ماننے والے اچھے اخلاق کے حامل ہوں گے۔ اور ایسے اعمال نہیں کریں گے جن سے وقت ضائع ہو۔

(۲) — دوسرے حضور جو اعمال پیش کر رہے ہوں گے اُن کا نتیجہ نکلے گا۔ اور وہ ضائع نہیں ہوں گے۔

حضور نے بتایا کہ اس کے مقابل پر جو قبیح باتیں اور اعمال ہیں وہ مر جاتے ہیں۔ ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ مثلاً نفرت ہے۔ تاریخ میں کبھی بھی آخری فتح نفرت کو نہیں ہوئی۔ ہمیشہ پیار اور محبت کو فتح ہوئی ہے۔ اسی طرح تجسّس کی بنیاد بھی لغو ہے۔ اس میں سراسر ضیاعِ وقت ہے۔ اور یہ بے امنی۔ فساد اور اُلجھن پر منتج ہوتا ہے۔ اور تجسّس کرنا گویا ہلاکت کو دعوت دیتا ہے۔ اور اس سے اجتناب پر اس حد تک زور دیا گیا ہے کہ فرمایا

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ کہ جب تمہیں راہ چلتے ہوئے کوئی سلام کہے تو تم تجسّس میں مت پڑو کہ یہ مومن ہے یا نہیں۔

چونکہ انسان کو دوسرے کے عیوب کی سزا دینے کا نہ اختیار ہے نہ طاقت، اس لئے یہ بے نتیجہ ہے۔ اور چونکہ بے نتیجہ ہے اس لئے اسے لغو قرار دے کر اللہ نے فرمایا دوسروں کی عیب جوئی نہیں کرنی۔ اپنا فکر کرو اور اپنا محاسبہ کرتے رہو۔ اور اللہ کا سچا عاشق تو ہر وقت ہی محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ اور اگر کوئی چھوٹی سی بھی غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ کر کے معافی مانگ لیتا ہے۔ اور آخر میں حضور نے احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی زندگیوں کو قرآنی ہدایات کے بموجب صحیح معنوں میں معمور الاوقات بنائیں۔ اور ہر احمدی کو شدت کے ساتھ یہ احساس رہنا چاہیئے کہ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔

اس خطبہ کے بعد حضور نے قدرے توقف کے بعد خطبۂ ثانیہ پڑھا۔ پھر احباب کو صفیں درست کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جب صفیں درست ہوگئیں تو حضور نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز کے بعد زیرِ لب مسنون دُعائیں پڑھ کر حسبِ معمول گیارہ مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا آہستہ آواز میں ورد کیا اور السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے —!!

(الفضل ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء)

---

۲۴۳ آیات الہامی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ یہ بھی اُمید رکھتے ہیں کہ یسوع دوبارہ آئے گا۔ ایک غلطی دوسری غلطی کا سبب بن گئی۔

دعویٰ بلا دلیل

اناجیل میں یسوع کے زندہ جی اُٹھنے کا دعویٰ بلا دلیل کیا گیا۔ بعد میں ثبوت یہ پیش کیا گیا کہ قبر خالی تھی۔ جس میں یسوع کو رکھا گیا تھا۔ کیا کسی قبر کے خالی ہونے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص جو قبر میں تھا زندہ جی اُٹھا؟ یوحنّا کی انجیل سے ثابت ہے کہ مریم مگدلینی نے ایسا نتیجہ نہ نکالا۔ بلکہ یہ کہا کہ وہ یسوع کو کہاں لے گئے ہیں۔ زندہ جی اُٹھنے کا کوئی خیال مریم مگدلینی کے دل و دماغ میں نہ تھا۔

رؤیتِ یسوع

اناجیل میں لکھا ہے کہ یسوع جی اُٹھنے کے بعد شاگردوں کو نظر آیا۔ اوّل تو دعویٰ محلِ نظر ہے۔ کیونکہ اس بارہ میں اناجیل میں اختلاف اور تضاد ہے۔ دوم، اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یسوع شاگردوں کو دکھائی دیا تھا تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا —؟

یسوع کہاں گیا؟

جب یسوع کا آسمان پر جانا اناجیل سے ثابت نہیں تو اے کلیسیا والو! یہ تو بتاؤ کہ یسوع زندہ جی اُٹھنے کے بعد کہاں گیا۔!؟

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲/۵/۸۲ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش کی بیٹی اور حضرت ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب صحابیؓ کی پوتی عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا کا نکاح عزیز حمید احمد صاحب نسیم ایم ایس سی ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم کے ساتھ مسجد مبارک میں مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ خطبہ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہر دو خاندانوں کے اخلاص اور خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ عزیز حمید احمد صاحب نسیم چونکہ سائنس میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کچھ عرصہ اٹلی میں رہنے کے بعد اب امریکہ میں زیرِ تعلیم ہیں اس لئے بوقتِ نکاح ان کی طرف سے بحیثیت وکیل مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نے ایجاب و قبول کیا۔

قارئین کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ادارہ)

یسوع کا آسمان پر جانا ثابت نہیں!

از مکرم سید عبد العزیز صاحب۔ نیو جرسی۔ (امریکہ)

اناجیل سے یہ ثابت نہیں کہ یسوع آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ چار انجیلوں میں سے دو میں یسوع کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ وہ دو انجیلیں مرقس اور لوقا کی ہیں۔ ان دونوں انجیلوں میں ناجائز تصرف سے یسوع کے آسمان پر جانے کے ذکر کو شامل کیا گیا۔ مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹ میں یوں مذکور ہے:—

"غرض خداوند یسوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا۔ اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔"

اب وہ حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا آیت مرقس کی انجیل میں بعد میں شامل کی گئی۔

(۱) — ہارپرز بائبل ڈکشنری میں زیرِ لفظ بائبل لکھا ہے کہ مذکورہ آیت یقیناً اُن آیات میں سے ہے جن کو مرقس کی انجیل میں بعد میں شامل کیا گیا۔

(۲) — بائبل ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن۔ اس بائبل میں مذکورہ آیت موجود نہیں۔ یہ بائبل امریکہ میں مشہور و معروف بائبل ہے۔ اور بہت مستند اور ثقہ خیال کی جاتی ہے۔ اس بائبل کے شروع میں لکھا ہے کہ کرائسٹ کے چرچز کی نیشنل کونسل نے ووٹ لینے کے بعد امریکہ میں ۱۹۵۱ء میں اس کو شائع کیا۔ یعنی اکثریت نے اسی کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۳) — انگریزی زبان میں شائع شدہ بائبل کی اکثریت میں یہ نوٹ حاشیہ پر موجود ہے کہ باب ۱۶ کی آیت ۹ تا ۲۰ پُرانے نسخوں میں موجود نہیں۔ مثلاً دی نیو انگلش بائبل نیو ٹسٹامنٹ مطبوعہ ۱۹۷۰ء آکسفورڈ یونیورسٹی پریس اور امریکن سٹینڈرڈ ورژن بائبل اس سلسلہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) — انٹرپریٹرز وَن والیوم کامنٹری (INTER PRETER'S ONE-VOLUME COMMENTARY) ۱۹۷۱ء۔ یہ بائبل کی مشہور شرح ہے۔ ستر عیسائی اور یہودی سکالرز نے اس شرح کو مل کر تیار کیا ہے۔ اس شرح کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ آیت مرقس کی انجیل میں بعد میں شامل کی گئی۔

(۵) — پروفیسر واٹلی نے اپنی کتاب نیو ٹسٹامنٹ چھپے مارک پریس نیویارک نے شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ مرقس کے باب ۱۶ آیت ۹ تا ۲۰ کو دوسری عبارت میں شامل کیا گیا۔

اِنجیل لوقا

لوقا کی انجیل کے باب ۲۴ آیت ۵۱ میں یوں مذکور ہے:—

"جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اُن سے جُدا ہو گیا۔ اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔"

مندرجہ ذیل حوالہ جات سے یہ ثابت ہے کہ —"اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔" کے الفاظ بعد میں شامل کئے گئے۔

(۱)۔ ریوائزڈ اسٹینڈرڈ ورژن بائبل میں آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر موجود نہیں۔

(۲)۔ مذکورہ بالا انٹرپریٹرز وَن والیوم کامنٹری میں لکھا ہے کہ "اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔" کے الفاظ بعد میں شامل کئے گئے۔

(۳)۔ دی نیو انگلش بائبل۔ نیو ٹسٹامنٹ میں آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر موجود نہیں۔

(۴)۔ نیز انجیل لوقا اور کتاب اعمال دونوں کا مصنف ایک ہی شخص ہے۔ کتاب اعمال کی ابتدائی آیات سے ظاہر ہے کہ یسوع چالیس روز کے بعد اُٹھایا گیا۔ یعنی جی اُٹھنے کے چالیس روز بعد۔ لیکن انجیل لوقا سے ظاہر ہے کہ جی اُٹھنے کے روز ہی یسوع آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ واضح تضاد موجود ہے لہٰذا آسمان پر جانے کا استدلال باطل ہے۔

پس یہ ثابت ہے کہ مرقس اور لوقا کی وہ آیات جن میں آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر ہے وہ بہت بعد میں شامل کی گئیں۔

قابلِ توجہ

دو باتیں قابلِ توجہ ہیں۔ ایک یہ کہ بائبل سکالرز کو علم ہے کہ یسوع آسمان پر نہیں اُٹھایا گیا۔ لیکن عام عیسائیوں کو اس بات کا علم نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ انگریزی زبان میں جو بائبل لکھی گئی ہیں عموماً ان کے حاشیہ پر نوٹ دے کر واضح کیا گیا ہے کہ فلاں فلاں آیت بعد میں شامل کی گئی۔ لیکن وہ بائبل جو اُردو یا کسی اور زبان میں شائع ہوئی ہیں، ان میں ایسے نوٹ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ آسمان پر جانے کے متعلق

(باقی دیکھئے صفحہ ہذا کالم ۲ ۲۴۳)

آہ - سردار دھرمانت سنگھ جی - !!

از محترم عباد اللہ صاحب گیانی - منیجر روزنامہ "الفضل" ربوہ (پاکستان)

یہ دُنیا سرائے فانی ہے - یہاں جو بھی آیا اپنی زندگی کے دن گزار کر رخصت ہوگیا - البتہ ہر جانے والا اپنے پیچھے اپنی اچھی یا بُری یاد ضرور چھوڑ جاتا ہے - پچھلے دِنوں سکھ قوم کے ایک مشہور و معروف وِدوان سردار دھرمانت سنگھ جی سابق پرنسپل خالصہ پرچارک ودیالیہ (چیف خالصہ دیوان) ترن تارن ضلع امرتسر - اور سابق پرنسپل شہید مشنری کالج شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر (بھارت) اپنی جیون یاترا پوری کر کے اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے ہیں - آپ ایک علم دوست اور مرنجان مرنج انسان تھے - آپ نے سکھ مذہب سے متعلق فلسفیانہ اور محققانہ انداز میں بہت کچھ لکھا ہے جو محققین کی نظروں میں بہت پسندیدہ ہے - سردار دریام سنگھ جی ایم - اے (گورمت) ایڈیٹر رسالہ "گورمت پرکاش" امرتسر نے آپ کے متعلق اپنے تعارفی نوٹ میں بیان کیا ہے کہ

"آپ نہ صرف ایک فلاسفر ہی تھے بلکہ آپ نے سکھ دھرم کے اُصول کو پرچارنے اور وِچارنے میں اپنی عمر اور وقت کا بہت سا حصہ لگا دیا - بہت کم لوگوں کو اس کا علم ہوگا کہ سردار دھرمانت سنگھ جی ایک ہی ایسے سکھ وِدوان تھے جو فلاسفی کی جنم بھومی یونان میں بھی رہے - اور آپ نے یونانی زبان GREEK کی متعدد کتب کا مطالعہ کیا - اور اتنی قابلیت حاصل کر لی کہ یونانی زبان میں آسانی سے لکھ پڑھ سکتے تھے - اور بول بھی سکتے تھے "

(رسالہ گورمت پرکاش امرتسر مارچ ۱۹۸۲ء)

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں، آپ عموماً فلسفیانہ انداز میں ہی لکھا کرتے تھے - اور آپ حق گو انسان تھے - میں بھی ان کے بعض مضامین پڑھنے کا موقعہ ملا ہے - آپ سچی بات بیان کرنا عار نہیں سمجھتے تھے - چنانچہ آپ نے اپنے ایک مضمون میں "شہید" لفظ پر بحث کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ :-

"شہید عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی "گواہ" کے ہیں .... اور یونانی لفظ "مارٹیر" جس سے انگریزی لفظ "مارٹر" بنا ہے - اور اس کی نقل میں استعمال ہوتا ہے - مارٹیر کے معنے بھی "گواہ" کے ہی ہیں - بہت حیرانگی کی بات ہے کہ سنسکرت میں شہید کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے - لغات میں خانہ پوری کرنے کے لئے جو الفاظ دیئے گئے ہیں سب بناوٹی ہیں - جہاں تک میرا علم ہے سنسکرت ادب میں "شہید" کا کہیں ذکر نہیں ہے - آج کل ہندی اور سنسکرت کے مستفین شہید کے لئے "دھرم ویر" لفظ استعمال کرتے ہیں - قربانی کے لئے تو یہ لفظ درست ہے - اور سب سے اصلی لفظ "بَلِیؔ" ہے - مگر قربان ہونے والے کے لئے کوئی اور مناسب لفظ نہیں ہے -

سکھوں میں شہید کے لئے شہیدتا (ਸ਼ਹੀਦ) لفظ استعمال کیا جاتا ہے یہ لفظ دھرم ویر سے تو بہتر ہے - لیکن .... "مارٹیر" اور "شہید" لفظ کو جو عظمت اور اہمیت حاصل ہے اسے پوری طرح واضح کرنے کے قابل نہیں - "

(گورو نانک درشن ۱۵ جون ۱۹۳۴ء)

ہم نے سردار دھرمانت سنگھ جی کے اور بھی بعض مضامین وقتاً فوقتاً پڑھے ہیں - ان میں عموماً علمی رنگ میں بحث کی جاتی رہی ہے - سردار صاحب موصوف بعض اوقات اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ خیالات کی پابندی کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا کرتے تھے - اور بغیر کسی روک ٹوک کے اپنا نظریہ بیان کر دیا کرتے تھے - چنانچہ آپ کا ایک مضمون "شری گورو نانک سوگیان" کے عنوان پر خالصہ کالج امرتسر کی طرف سے شائع شدہ "جنم ساکھی سری گورو نانک دیو جی" مصنفہ سوڈھی مہربان کے دیباچہ میں شائع ہوا ہے اس کے آغاز میں آپ بیان فرماتے ہیں کہ :-

"بابا مہربان جی کی کتاب کیا ہے گویا کہ دسویں آسمان کے کسی بلند عرشی سورج کی بے شمار کرنوں کا ایران کن مرکز ہے "

(جنم ساکھی گورو نانک دیو جی دیباچہ ص۱۱)

سردار صاحب موصوف نے "دسواں آسمان" ایک ایسی بات بیان کی ہے جس کی تائید سکھوں کی مقدس کتاب سے محال ہے - یہ ایک بالکل نئی اور عجوبہ بات آپ نے بیان کی ہے مگر گورو گوبند سنگھ جی نے صاف اور واضح الفاظ میں ہمارے اس کُرّہ کے سات آسمان اور سات زمینیں بیان کی ہیں - جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :-

ساتوں اکاش ساتوں پتار
بکھیو ادرشٹ جہہ کرم جار
(دسم گرنتھ ص۳۵)

یعنی :- "ساتوں اکاش پتالن سات پھیل رہیو جس نام اُسی کو "
(دسم گرنتھ ص۳۱۹)

سردار دھرمانت سنگھ جی نے دسواں آسمان بیان کر کے ایک جدت اختیار کی ہے - اور نیا راستہ پیش کیا ہے - جو خود گورو گوبند سنگھ جی کے بیان کردہ نظریے سے مختلف ہے - تاہم آپ کی علمی قابلیتیں تمام سکھ دُنیا کو مسلم ہیں - اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ایک علم دوست انسان تھے - اور اپنے مخالف آراء کو بھی خندہ پیشانی سے سُنا کرتے تھے - نیز اپنے خیالات بیان کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے -

جماعت احمدیہ سے بھی ان کے بہت گہرے دوستانہ تعلقات تھے - آپ پاکستان بننے سے قبل کئی مرتبہ ہمارے جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لایا کرتے تھے - اور تمام تقاریر سٹیج پر جم کر بیٹھ کے سُنا کرتے تھے - حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کو بہت ہی شوق اور پوری دلچسپی سے سُنا کرتے تھے - اور بہت محظوظ ہُوا کرتے تھے - ایک مرتبہ تو انہوں نے خود بھی ہمارے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ کے شبینہ اجلاس میں حضرت نواب اکبر یار جنگ بہادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صدارت میں سکھ مسلم اتحاد پر کامیاب تقریر کی تھی -

نیز ایک مرتبہ انہوں نے خاکسار کو ترن تارن بُلا کر اپنی پُوری کلاس میں میری تقریر "اسلام اور سکھ مت" کے موضوع پر کروائی تھی جو اُن کی کلاس نے اور خود انہوں نے بھی بہت پسند کی تھی -

خاکسار نے ۱۹۴۶ء میں قادیان سے شائع ہونے والے گورمکھی رسالہ "ست بچن" میں ایک مرتبہ گورو گرنتھ صاحب کی مشہور پیشگوئی

"آون اٹھتر سے جان ستانویں
ہور بھی اُٹھسی مرد کا چیلہ "

پر ایک مضمون شائع کیا - اس کی پہلی قسط میں خاکسار نے اس بات پر تنقید کی کہ سکھ لوگ جن لوگوں کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں اُن میں کسی ایک پر بھی یہ چسپاں نہیں ہوتی - خاکسار نے ایک ایک بات پر سکھ کتب کے حوالوں سے روشنی ڈالنے کی کوشش کی تھی - اور ثابت کیا تھا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اس پیشگوئی میں بیان کردہ **مرد کا چیلہ** قرار نہیں پاتا - سردار دھرمانت سنگھ جی نے خاکسار کے اس مضمون کو بغور پڑھنے کی زحمت گوارا کی - اور اس سے متعلق اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی :-

"آپ بہت قابلِ تعریف کام کر رہے ہیں - سکھوں کی آئندہ نسلیں آپ کی مشکور ہوں گی - مَیں ایمان سے کہتا ہوں کہ میرے علم میں میرے سمیت کوئی ایسا وِدوان نہیں جس نے ایسے کٹھن اور اہم بیچار کے ذریعہ سری گورو گرنتھ صاحب کے اس بہت مشکل شبد کا مطالعہ کیا ہو - جس کی تفصیل آپ نے "ہور بھی اُٹھسی مرد کا چیلہ" نام کے ٹریکٹ میں بیان کی ہے - آپ کو آفرین اور صد آفرین ہے - مجھے علم نہیں کہ آپ نے اس ٹریکٹ کی اگلی باقی قسط میں کیا بیان کرنا ہے مگر مَیں اطمینان سے کہتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے اس حصہ میں اب تک لکھا ہے اس سے مَیں ہر پہلو سے متفق ہوں "

(ست بچن ٹریکٹ لڑی جنوری ۱۹۴۷ء)

خاکسار نے اپنی دُوسری قسط میں مرد کا چیلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عقلی اور نقلی دلائل دے کر ثابت کیا تھا - اور "مرد" حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو - جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ :-

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوان **مرد** نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک **مرد** کو جانتے ہیں - یعنی وہی جو نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر تمام رسولوں کا سرتاج **محمد مصطفیٰ** و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے "

(سراج منیر ص۸۲)

اور حضور علیہ السلام نے خود کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چیلے کی حیثیت میں ہی پیش کیا ہے - جیسا کہ حضور کا ایک الہام ہے :-

"كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ " (تذکرہ ص۵۱)

حضورؑ کے مقدس نام "غلام احمد" میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

گلدستۂ درویشاں کے

وہ پھول جو مرجھا گئے!

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل۔ جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

رمضان ۱۹۴۸ء میں ایک روز بعد نماز عشاء تراویح پڑھ کر جب میں اور چوہدری عبدالقدیر صاحب مسجد اقصےٰ سے نیچے اُترے تو دیکھا کہ بڑے دفاتر کے اس کمرہ میں روشنی پھیل رہی تھی جس میں آج کل نائب ناظر صاحب تبلیغ کا دفتر ہے۔ اس خیال سے کہ کہیں بتی یونہی جلتی نہ رہ گئی ہو، دفاتر کے اندر گئے تو دیکھا کہ ایک بزرگ کارکن امپرسٹ رجسٹر کی میزان کرنے میں معروف ہیں۔ ہماری آہٹ سُن کر چونکے۔ باہر اندھیرا تھا۔ ہم نظر نہیں آئے۔ کون ہے بھائی! ہم آگے بڑھے واہ چچاجی! آپ رات گئے تک میزانیں کرنے میں مصروف ہیں۔ تو یوں گویا ہُوئے کہ آئے ہو تو ذرا اِس میزان کو دیکھنا۔ اس میں ۲۷ روپے کا فرق آتا ہے۔ کئی دفعہ میزان کی۔ مگر یہ فرق نکل نہیں رہا ہے۔ (مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب حال ناظر بیت المال خرچ) نے میزان دیکھی تو پہلی مرتبہ ہی جواب درست آیا۔ بڑا تعجب ہُوا کہ اتنی اُلجھی ہوئی میزان ایک جنبشِ قلم کس طرح سیدھی ہوگئی۔ بعد غور معلوم ہُوا کہ رقوم میں ایک رقم ۹/- روپے کی تھی جس کو چچا مرحوم ۱۹ پڑھ جاتے تھے۔ اور فرق کی اُلجھن اسی وجہ سے تھی۔ بات ختم ہو گئی۔ وہ ہم سونے کی غرض سے چلے گئے۔ یہ مشفق و مہربان مکرم چوہدری عبدالحق صاحب تھے جنہیں ہم پیار سے چچا کہہ کر پکارتے تھے۔ نہایت درجہ زیرک اور تجربہ کار فنونِ لطیفہ کے ماہر۔ جس مجلس میں ہوں گفتگو میں تمام مجلس پر چھائے رہیں۔ اور اپنے تجربات سے حاضرین کو ہنسا ہنسا کر مجلس کو زعفران زار بنائے رکھیں۔ آپ نے اپنی زندگی کے حالات جو وقتاً فوقتاً بیان کئے وہ کچھ اس طرح ہیں۔

آپ قادیان کے قریب جانب مشرق ایک گاؤں بھٹیاں کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب ایک کھاتے پیتے زمیندار تھے۔ آپ نے موضع کاہنووان میں مڈل تک تعلیم پائی۔ یہ ۱۹۱۶ء کی بات ہے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ میری عمر سنہ ع کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ کیونکہ پیدائش ۱۹۰۱ء کی تھی۔ آپ نے مڈل کرنے کے بعد گورداسپور میں محرر چونگی کی حیثیت سے زندگی کی مصروفیتوں میں قدم رکھا۔ چند سال اس خدمت کے بعد آپ نے اپنے والد صاحب کی ہدایت پر پٹواری کی ٹریننگ حاصل کی۔ اور بعد ٹریننگ محکمہ نہر کے پٹواری کے طور پر سروس کا آغاز کیا۔ ایک عرصہ تک پٹواری کے طور پر آپ کو پنجاب کے کئی مقامات پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جہاں جہاں بھی آپ بسلسلہ ملازمت کام کرتے رہے ہیں۔ آج تک آپ کے مدح خوان ان علاقوں میں موجود پائے جاتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک پٹواری کے طور پر کام کرنے کے بعد آپ نے یہ ملازمت چھوڑ کر ملٹری میں جانے کا ارادہ کیا۔ اور فوج میں بطور کلرک بھرتی ہو گئے۔ فوج کی ملازمت کے دَوران کئی احمدی افسران سے ملاقات رہی۔ قادیان کے قریبی گاؤں میں پیدائش اور پرورش کے باعث احمدیہ جماعت کے حالات سے خاصی واقفیت تھی۔ گو احمدی تو نہ تھے۔ مگر مخالفت میں بھی زیادہ شدّت نہ تھی۔ بلکہ احمدیوں کے ساتھ نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

آپ نے بتایا کہ میں ان دنوں کوہاٹ چھاؤنی میں تھا اور احمدی احباب کے ساتھ ہی نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز احباب نے اصرار کیا کہ تم نماز پڑھاؤ۔ میں نے بہت عُذر کیا۔ مگر شنوائی نہ ہوئی۔ ناچار میں نے نماز پڑھائی۔ ایک دوست بعد میں آکر نماز میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز کے اختتام پر سوال کیا کہ چوہدری صاحب گو احمدی ہیں۔ مگر انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ اس پر تمام حاضر احباب نے اصرار کیا کہ جب آپ صدقِ دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعووں پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر بیعت میں کیوں دیر کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی موقعہ پر بیعت کا خط لکھ دیا گیا اور اسی سال ۱۹۳۱ء میں جب سالانہ رخصتوں پر میں گھر آیا تو قادیان حاضر ہوکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ جنگِ عظیم ثانی کے اختتام پر آپ فوج کی ملازمت سے سبکدوش ہو کر قادیان آگئے اور نظارت امورعامہ میں بطور کلرک خدمات کا آغاز کیا۔

۱۹۴۷ء کے خون آشام ہنگامہ کارزار کے باعث جب، داغِ ہجرت، کی پیشگوئی کا ظہور ہُوا تو چوہدری صاحب خدمتِ مرکز کی خاطر قادیان رہ پڑے۔ اس موقع پر چند ایک کارکن صدر انجمن احمدیہ کے جملہ دفتری اُمور کا بوجھ سنبھالے ہوئے تھے۔ نظارت اُمورعامہ میں محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر اُمور عامہ۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب۔ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ٹائپسٹ۔ چوہدری اللہ دتا صاحب مددگار کارکن کل پانچ کارکن پورے دفتر اُمورعامہ کا بوجھ سنبھالے ہوئے تھے۔ کاموں کا ہجوم تھا۔ قسم قسم کے مسائل تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ مٹھی بھر درویش ان تمام تر مسائل سے نبرد آزما تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت، شاملِ حال تھی۔ ۱۹۴۷ء کے آخر تک ظلمات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے پنجاب کی سرزمین پر ڈیرے ڈالے رہے۔ اور ۱۹۴۸ء میں یہ بادل پھٹ گئے۔ امن اور سلامتی کی روشنی پھیلنے لگی۔ اضطراب اور بے چینی سکون پذیر ہونے لگی۔ امن کے پیغامبر سلامتی کا پیغام گلی گلی کوچہ کوچہ پھیلانے لگے۔ درویشاں کی محدود سی جزیرہ نما آبادی پھر دیار و امصار میں پھیلنے گھومنے لگی۔ ابتداء سال ۱۹۴۸ء میں ہی چوہدری عبدالحق صاحب بہشتی مقبرہ سے لیل کلاں کی طرف کچے رستہ پر سیر کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ اور بھی دس بیس درویش آپ کی ہمراہی میں سیر کا لُطف اُٹھاتے اور کم و بیش دو میل کی سیر کا پروگرام رہتا۔ اس سیر میں قسم قسم کے مسائل پر گفتگو رہتی۔ اپنے اپنے تجربات بیان ہوتے۔ تبلیغی تعلیمی تربیتی اور متعدد امور پر بحث مباحثہ سیر کے دَوران جاری رہتا۔

۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ کے بعد حضُور پُر نور کے ارشاد پر دفاتر کی تنظیم نَو ہوئی۔ اور تمام نظارتوں کا دفتری ڈھانچہ نئے سرے سے ترتیب دیا گیا۔ چوہدری صاحب بدستور نظارت اُمور عامہ میں ہی مامور رہے۔ بعد میں آپ ترقی پاکر پہلے بطور معاون ناظر اعلیٰ اور پھر کئی دفاتر میں آفس سپرنٹنڈنٹ اور نائب ناظر کے طور پر خدمات کرنے کا آپ کو شاندار موقع ملا۔ اور آپ نے باحسن طور پر اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ ۱۹۵۴ء میں صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادیں جو وقتی طور پر اپنے قبضہ سے نکل گئی تھیں اور ان جائیدادوں پر کسٹوڈین قبضہ کر چکا ہُوا تھا۔ کی واپسی کیلئے کیس باقاعدہ شروع کیا گیا۔ یہ ایک نہایت اہم کام تھا۔ جملہ جائیدادوں کی ملکیت کا ثبوت از سرِ نو فراہم کرنا تھا۔ اس کام کی سرانجام دہی ناچیز کے سپرد ہوئی۔ میں تو اس کوچہ سے نابلد تھا۔ محترم چوہدری محمد طفیل صاحب، اور محترم چوہدری عبدالحق صاحب جوکہ دونوں کہنہ مشق پٹواری تھے۔ کی اعانت سے اللہ تعالیٰ نے یہ کام بخیر و خوبی انجام پانے کے سامان کر دیئے۔ ان دونوں بزرگوں کی علاقہ بھر میں وسیع واقفیت تھی۔ اور محکمہ مال کے کاغذات سے صدر انجمن احمدیہ کی زمینوں کا ریکارڈ ڈھونڈ نکالنا ان کے لئے کوئی چنداں مشکل مسئلہ نہ تھا۔ میں آپ بزرگوں کی ہمراہی میں گاؤں گاؤں۔ قریہ قریہ گھوما۔ جہاں بھی صدر انجمن احمدیہ کی کوئی جائیداد ریکارڈ میں درج شُدہ موجود تھی وہاں جاکر پٹواری سے کاغذات مانگے جاتے۔ چوہدری صاحبان چند منٹوں میں جمع بندی سے وہ نمبر ڈھونڈ نکالتے۔ اور پھر نقشہ ساتھ لے کر اس کی مدد سے زمین کی نشاندہی۔ اس پر اب کون قابض ہے اس کھیت میں کیا کاشت کیا ہُوا ہے۔ یہ زمین چاہی ہے، نہری ہے یا بارانی۔ اس کی قیمت مالیہ کے لحاظ سے کیا ہے وغیرہ جملہ اُمور کی پُوری طرح تسلّی کر لی جاتی یہ کام جو بظاہر بہت مشکل نظر آتا تھا، آپ ہر دو بزرگان کی مدد اور اعانت سے آسان ہو گیا۔ خاص کر بعض جائیدادوں کے حصُول میں آپ کی توجہ اور معاملہ فہمی سے خارقِ عادت طور پر کامیابی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

آپ نے نہایت اچھی صحت پائی تھی۔ بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ سروس بُک کے لحاظ سے آپ ۱۹۶۷ء میں ریٹائر ہوئے۔ بعد ازاں کچھ عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں توسیع مل جانے پر کام کرتے رہے۔ اور پھر انجمن وقفِ جدید میں بطور محرّر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

آخر ۱۹۷۹ء میں آپ کی صحت یکدم گرنا شروع ہوئی۔ اور آپ روز بروز کمزور ہوتے چلے گئے۔ مقامی طور پر علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر خاطر خواہ افاقہ نہ ہُوا۔ بظاہر بیماری بھی کوئی خاص معلوم نہیں ہوتی تھی۔ کمزوری تھی کہ دوڑتی چلی آتی تھی۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ویزا بنوا کر کچھ دنوں پاکستان میں اپنے بچوں سے مِل آئیں۔ بچوں اور دیگر اقربا سے مِل کر کچھ آب و ہوا کی تبدیلی سے کچھ خوراک میں تبدیلی سے صحت عود کر آئے گی۔ اس ارادہ سے ویزا بنوا کر پاکستان چلے گئے۔ یہ تو اچھا ہُوا کہ سب عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات ہو گئی۔ مگر صحت بحالی کی طرف نہیں آئی۔ روز بروز کمزوری غلبہ پاتی چلی گئی۔ اور ہمارے پیارے بھائی نے جب یہ محسوس کر لیا کہ میری واپسی کا وقت آن پہنچا ہے تو قادیان کی مقدس بستی میں دائمی استراحت کے لیے بیتاب ہو گئے۔

اور پروگرام طے کیا کہ مورخہ ۵/۶/۸۲ کو قادیان پہنچ جاؤں۔ اس پروگرام کی اطلاع قادیان بھجوائی تا انہیں بارڈر سے گھر تک لانے کا یہاں سے انتظام کیا جائے۔ ۱/۶/۸۲ کو ربوہ سے قادیان کے لئے عازم سفر ہوئے۔ رستہ میں لاہور چار روز قیام کرنا تھا۔ اور ۵/۶/۸۲ کو بارڈر کراس کرنا تھا۔ لیکن لاہور میں طبیعت زیادہ نڈھال ہوگئی۔ علاج کے لئے میو ہسپتال داخل کرایا گیا۔ تقدیر الٰہی غالب آئی اور لاہور میو ہسپتال میں ۴/۶/۸۲ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ضروری تیاری اور کاغذات کی تکمیل کے بعد ۷/۶/۸۲ کو آپ کا جنازہ بذریعہ سڑک براستہ واہگہ بارڈر قادیان لایا گیا۔ اور اسی روز بعد نماز عشاء بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں۔ تینوں بیویوں میں سے اولاد موجود ہے۔ پہلی دونوں بیویاں ۱۹۴۷ء سے قبل ہی وفات پا چکی تھیں۔ آپ نے تیسری شادی زمانہ درویشی میں ۱۹۵۱ء میں کی۔ پہلی بیوی کے بطن سے دو لڑکے چوہدری انوار الحق صاحب و چوہدری ارشاد الحق صاحب اور ایک لڑکی جو ان دونوں سے بڑی ہے۔ بقید حیات ہیں۔ اور احمدیت کے نور سے منور۔ دوسری بیوی سے ایک لڑکی ہے۔ جو غیر احمدی ہیں۔ تیسری بیوی کے بطن سے دو لڑکے چوہدری نور الدین اور چوہدری صلاح الدین آپ کی یادگار ہیں۔ اور آپ کی تیسری بیوی محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ قادیان میں بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر قدم مارنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

۲

دارِ ہجرت کی پیشگوئی کے ظہور سے لاکھوں خاندانوں کو ترکِ وطن کرنا پڑا۔ اور انہوں نے صبر و رضا سے وطن کی محبت کو خدا کی محبت پر قربان کر کے، اپنے عہدِ وفا کو پورا کرنے کی توفیق پائی۔ چند مٹھی بھر ۳۱۳ افراد کو دیارِ مسیح کی دربانی کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا کہ اس کے ہاتھ نے جن خوش نصیبوں کو چن لیا وہ اس کی محبت کا شربت پلائے گئے۔ اور اسی کے کوچہ کی دربانی ان کے لئے سرمایۂ حیات بن گئی۔ قادیان کی بستی خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی بستی ہونے کے سبب مہبطِ انوارِ سماوی تھی۔ ہجرت کے بعد بھی اسی بستی کے ساکنین کو سب سے زیادہ درویشی کی سعادت سے حصہ پانے کی توفیق ملی۔ اس سے دوسرے نمبر پر قادیان کے نزدیکی ایک گاؤں کو جو دراصل قادیان کی بستی کا ہی ایک حصہ تھا۔ کیونکہ کاغذاتِ مال میں قادیان اور ننگل باغبانان کی حد بست ایک ہی تھی۔ دراصل قادیان کی بستی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی آباد کردہ بستی تھی۔ اور ابتداء میں اس مقدس خاندان کی جاگیر قادیان کے مضافات میں اسّی مزید بستیوں پر مشتمل تھی۔ عروج و زوال کے مختلف دور اقوام و ملل پر آتے رہتے ہیں۔ انہی حادثاتِ زمانہ کی نذر ہوتے ہوتے چودھویں صدی کے آغاز میں اس کی حیثیت پانچ گاؤں تک محدود ہوگئی تھی۔

یہ پانچ گاؤں (۱) قادیان (۲) ننگل باغبانان (۳) قادر آباد (عرف ترکھانانوالی) (۴) احمد آباد (یہ گاؤں حضرت نواب صاحبؓ کی کوٹھی سے جانب شمال ریلوے لائن کے ساتھ لگتا ہوا ہے) (۵) ننگل باغبانان گاؤں بھی دو حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ اس طرح قادیان۔ ننگل دو گاؤں۔ قادر آباد اور احمد آباد یہ کل پانچ مل کر ایک حد بست بناتے تھے۔ اور اس حد بست کے مالکان اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ واجداد تھے۔ دارِ ہجرت کی پیشگوئی کے ظہور کے بعد قادیان میں رہ کر الدار کو آباد رکھنے کی سعادت جن لوگوں کو نصیب ہوئی ان میں سے غالب تعداد قادیان کی۔ دوسرے نمبر پر ننگل باغبانان کی اور اس کے بعد شادی وال ضلع گجرات جہاں سے چھ افراد کو درویشی کی خدمت کا موقع ملا۔ پھر چک سکندر جہاں سے پانچ افراد نے اپنے آپ کو خدمتِ قادیان کے لئے وقف کیا۔ پھر کھاریاں ضلع گجرات جہاں سے چار افراد منتخب ہو کر درویشی کی سعادت سے حصہ پانے والے بنے۔ پھر گھٹیالیاں۔ عالم گڑھ۔ تسکار ماجھیاں۔ شیخ پور۔ نرگڑی۔ گکھڑ سن گھاٹ۔ کل چھ گاؤں جن میں سے تین تین افراد کو خدمت مرکز قادیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد ۲۴ مقامات ایسے ہیں جہاں سے دو دو افراد کو خدمتِ مرکز کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔

موضع بھٹیاں بھی انہیں خوش قسمت آبادیوں میں سے ایک ہے۔ جہاں سے دو افراد کو یہ سعادت نصیب ہوئی تھی۔ بھٹیاں کے بارے اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ چوہدری عبد الحق صاحب کا آبائی گاؤں تھا۔

ہمارے درویش بھائی عبد الرحیم صاحب سندھی کا آبائی گاؤں بھی موضع بھٹیاں ہی تھا۔ نہایت سادہ۔ نیک دل۔ خلوص اور فرمانبرداری کے پیکر۔ عبادت گزار۔ عرصہ درویشی میں کسی سے لڑائی جھگڑا۔ لین دین میں بدمعاملگی کوئی بھی عیب ان سے چھو کر نہیں گیا تھا۔ صحت مند۔ چوکس چوبند زندگی گزاری۔ درویشی دور میں کئی نشیب و فراز آئے۔ ایک مرحلہ پر جب صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ خسارہ کا بجٹ تھا۔ اور صدر انجمن احمدیہ نے درویشان میں تحریک فرمائی تھی کہ کچھ لوگ جو خود کوئی کاروبار کر کے اپنا گزارہ کر سکتے ہوں وہ صدر انجمن احمدیہ سے اپنے گزارہ کا بار ہلکا کر دیں۔ اس موقعہ پر درجنوں درویش گھرانوں کو اس رنگ میں قربانی اور وفاداری کا مظاہرہ کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم عبد الرحیم صاحب مرحوم بھی ان درویشوں کے گروہ میں شامل تھے۔ کئی سال تک فارغ رہ کر اپنا گزارہ کر کے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ سے اپنے خرچ کا بوجھ ہلکا کرنے کی خدمت کا موقع آپ کو بھی ملا۔ جب صدر انجمن احمدیہ نے مناسب سمجھا تو پھر اپنی استعداد کے مطابق مختلف اداروں میں خدمت کی توفیق پائی۔ چونکہ پڑھے ہوئے نہ تھے متعدد دفاتر میں مددگار کارکن، محاسب اور بہشتی مقبرہ میں پہرہ دار کے طور پر اور لنگر خانہ میں نانبائی کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ جن دنوں آپ دیگر دفاتر میں خدمت پر مامور ہوتے جلسہ سالانہ کے ایام میں لنگر خانہ میں روٹی پکانے کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہو جاتے۔

۱۹۸۰ء کے جلسہ سالانہ پر جب جلسہ کے ایام میں ڈیوٹیوں کا چارٹ تیار ہو رہا تھا تو میرے پوچھنے پر بتایا کہ دل تو خدمت کرنے کو بہت چاہتا ہے مگر اب صحت ساتھ نہیں دے رہی۔ مجھے سانس چڑھنے لگتا ہے۔ اور بے حد کمزوری ہے۔ اس لئے میں ڈیوٹی پر کماحقہ خدمت انجام نہیں دے سکوں گا۔ انہیں علاج کی طرف توجہ دلائی گئی اور حضرت امیر صاحب مقامی کے مشورہ اور اجازت سے ان کا علاج کروانے پر میں نے خود بھی توجہ دینا شروع کی۔ حالت آہستہ آہستہ رو بہ انحطاط ہوتی چلی گئی۔ جن دنوں میں چوہدری عبد الحق صاحب پاکستان میں زیرِ علاج تھے انہیں علاج کی غرض سے امرتسر ہسپتال میں داخل کرایا ہوا تھا۔ عرصہ تک امرتسر میں زیرِ علاج رہنے کے بعد چند روز ہوئے انہیں قادیان لایا گیا تھا اور گھر پر ہی صاحبِ فراش تھے۔ انہی حالات میں چوہدری عبد الحق صاحب کا جنازہ لاہور سے آیا۔ اور مورخہ ۷/۶/۸۲ کو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب کی تدفین کے بعد رات کو قریب دس بجے جب خاکسار واپس آتے ہوئے لنگر خانہ سے گزر رہا تھا کوارٹرز کے کونہ تک پہنچا تو عبد الرحیم صاحب سندھی کے بیٹے لطیف احمد صاحب وہاں کھڑے تھے۔ مجھے دیکھ کر گویا ہوئے کہ میں آپ کی انتظار میں تھا۔ میں نے سبب پوچھا تو بتایا کہ والد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی یادگار پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا بقید حیات ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ۔ ایک بیٹا عزیز لطیف احمد اور ایک بیٹی امۃ اللطیف قادیان میں۔ اور باقی چار بیٹیاں پاکستان میں بیاہی ہوئی ہیں۔ یہ امر خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک ہی گاؤں کے رہنے والے دونوں درویش آگے پیچھے فوت ہو کر چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ ۷/۶/۸۲ کو محترم چوہدری عبد الحق صاحب کی تدفین دس بجے رات عمل میں آئی۔ اور محترم عبد الرحیم صاحب سندھی جو آپ کے گاؤں کے ساتھی تھے اسی روز ساڑھے نو بجے کے قریب وفات پا کر ۸/۶/۸۲ کو تیسرے پہر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو بلند درجات عطا فرما کر ان کی اولادوں کو بھی خدمتِ دینِ اسلام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اللّٰھم آمین۔

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۹/۵/۸۲ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ مدراس کی بیٹی عزیزہ امۃ الوحید سلمہا کا نکاح عزیزم محمد یوسف صاحب سلمہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم ایم۔ اے علی صاحب صدر جماعت احمدیہ آئرا پورم (کیرلہ) کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

ولادت

مکرم فرید احمد صاحب سولیجہ آف کانپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور کا نواسہ اور مکرم محمد سعید صاحب سولیجہ آف اورنگ آباد کا پوتا ہے۔ نومولود کے نیک اور صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

آخری قسط

اسلامی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض

تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اتر پردیش برموقع جلسہ سالانہ قادیان - ۱۹۸۱ء

آخری وصیت

حضرات! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی وہ عظمت قائم کی ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی جب حضورؐ کی وفات کا وقت قریب آیا اس وقت حضور پُر نورؐ نے تمام مسلمانوں کو جمع کر کے جو وصیتیں کیں ان میں ایک یہ بھی فرمایا

"میں تم کو اپنی آخری وصیت
یہ کرتا ہوں کہ عورتوں سے ہمیشہ
حسنِ سلوک کرتے رہنا۔"

غیر مسلم آراء

اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ایک تقریر میں ہندوستان کی مشہور خاتون مسز سروجنی نائیڈو نے فرمایا تھا کہ

"One Mohammad
justifide the all
humanity."

یعنی ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی لاج رکھ لی۔

مغربی مفکر مسٹر پیٹر کریسٹن لکھتے ہیں

"محمد (صلعم) نے عورت کے
حقوق کی ایسی حفاظت کی ہے
کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی
اس کی قانونی ہستی قائم ہوئی جس کی
بنا پر وہ مالِ وراثت میں حصہ کی
طلبگار ہوتی وہ خود اقرارنامے کرنے
کے قابل ہے۔ ہر فرقہ پرست مسلمان
خاتون کو ہر شعبۂ زندگی میں وہ
حقوق حاصل ہیں جو آج بیسویں
صدی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ آزاد
عیسائی عورت کو حاصل نہیں"۔
(رسالہ نیرنگِ خیال جون ۱۹۲۶ء)

ھندہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو سفیان کی بیوی ہندہ ایسی سفاک اور ظالم طبع عورت تھی کہ جس سے حضورؐ کو ناقابلِ برداشت صدمے پہنچے تھے جس نے جوشِ غضب میں حضورؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکلوا کر اپنے دانتوں سے چبایا تھا اس خاتون نے فتح مکہ کے موقع پر جب اپنی اُمید اور قیاس اور خیال کے سراسر برعکس حضورؐ کو رحمت کا پتلا احسان کا مجسمہ پایا تو بے اختیار پکار اُٹھی کہ:-

"یا رسول اللہ آپؐ کے خیمہ سے
مبغوض تر میری نگاہ میں اور کوئی
خیمہ نہ تھا لیکن آج آپؐ کے خیمہ
سے محبوب تر اور کوئی خیمہ نہیں۔"

عکرمہ بن ابو جہل کی بیوی

یہ عورت اور اس کا خاندان حضورؐ کی مخالفت میں خاص امتیاز حاصل کئے ہوئے تھا مگر جب اس دشمنِ رسول کو حضورؐ کے عفو و کرم نے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تو اس کی آنکھیں کھلیں اور نہ صرف خود سزا سے بچ گئی بلکہ اپنے مجرم شوہر کی تقصیر بھی معاف کرائی مگر وہ خاوند اپنے جرموں کی سزا کے خوف سے راہِ فرار اختیار کر چکا تھا اس لئے یہ اس کی تلاش میں اس کے پیچھے گئی اور اُسے ایسے وقت جا لیا جبکہ وہ جہاز پر سوار ہو کر کسی غیر ملک میں پناہ لینے کے لئے تیار کھڑا تھا اُسے جاتے ہی تسلی دی اور ڈھارس بندھائی اور کہا کہ پراساں نہ ہو کہ:-

"میں ایک ایسے شخص کے
پاس سے آئی ہوں جو دنیا بھر میں
سب سے زیادہ حلیم و کریم اور صلہ
رحمی کرنے والے ہیں اور انہوں
نے تجھے بھی امان بخشی ہے۔"

یہ ہے ایک ایسی عورت کی گواہی جس کا مشغلۂ حیات ہی حضورؐ کی مخالفت تھا۔ حضورؐ کے سامنے نہیں مسلمانوں کے سامنے نہیں بلکہ اپنے راز دار بے تکلف خاوند کے سامنے اس حقیقت کا اُسے اقرار کرنا پڑا

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

شریمتی سوشیلا بالا فرماتی ہیں:-

"غریب عورتیں ہر طرح مجبور و ناچار تھیں وہ ہر بات میں مردوں کی دستِ نگر تھیں اور کمزور اور بے وسیلہ ہونے کی وجہ سے طرح طرح کے ظلم سہتی تھیں اور کچھ نہ کہتی تھیں عورتوں کی حالت کچھ غلاموں سے بھی گئی گزری تھی کہ مرد ان غریب عورتوں کو انسان ہی نہ سمجھتے تھے محمد صاحب نے خود ان کی زور سے تسکین اور اطمینان دے کر لوگوں کو بتایا کہ مرد اور عورت انسانی جنس کے دو برابر کے حصے ہیں اور مرد عورتوں کی زینت ہیں اور عورتیں مردوں کی زینت۔ آپؐ نے مردوں پر ان کے قانونی حقوق مقرر کئے۔ اور لوگوں سے کہا کہ جو شخص دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کو پال کر اور تربیت دے کر جوان کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں کھڑا ہو گا۔"
(رسالہ پیشوا دہلی رسول نمبر صفحہ ۲۹)

لکھنؤ سے شریمتی رام پیاری دیوی فرماتی ہیں ؎

عورتوں پر ظلم کیا کیا کچھ نہ دنیا میں ہوئے
ہاں مگر ان کو محمد نے بچایا ظلم سے
کی حمایت مرتے دم تک عورتوں کی آپ نے
تھی وصیت آخری ان کی امانت کیلئے
گو نہیں مسلم مگر مادی ہوں انکو جانتی
گو میں ہندو ہوں مگر ہر یا ہوں انکو مانتی
اے محمد تو نے ذلت سے بچایا ہے ہمیں
پریم کا اور پریت کا رستہ دکھایا ہے ہمیں
کس طرح بدلہ ہو احسان محمد کا ادا
عورتیں ان کے قدم کی خاک ہوں تو بجا
(ہمارا رسول غیروں میں مقبول)

احمدی خواتین

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے احمدی عورتوں کی ایک الگ تنظیم قائم فرمائی جس کا نام لجنہ اماء اللہ رکھا اور فرمایا:-

"اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے بے انتہا راستے کھول دیے ہیں اور اگر اب وقت بھی تم نہیں اُٹھو گی اور اس وقت بھی اپنے مقام اور درجہ کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟"

حضورؓ نے ۴ر فروری ۱۹۲۳ء کو یہ تحریک فرمائی کہ مسجد برلن کی تعمیر خواتین کے چندہ سے ہو اس تحریک نے احمدی خواتین کا مطمحِ نظر بہت ہی بلند کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے احمدی خواتین نے نقد روپے زیورات اور برتن اور گھر کا سامان تک فروخت کر کے چندہ میں دے دیا۔ ایک احمدی خاتون جب اپنا تمام زیور چندہ میں ادا کر کے دوبارہ گھر آئیں اور بعض برتن بھی فروخت کر کے چندہ میں دینا چاہتی تھیں۔ اس کے شوہر نے کہا تم زیورات تو دے چکی ہو اس خاتون نے جواب دیا۔ میرے دل میں اس قدر جوش پیدا ہو رہا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے دین اور اس کے رسول کے لئے ضرورت پیش آئے (اور اگر ایسا کرنا جائز بھی ہو) تو میں تمہیں بھی فروخت کر کے چندہ میں دے دوں"۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۳۰۲)

ایک کٹر آریہ سماجی اخبار تیج نے احمدی خواتین کی ان قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"احمدی عورتیں ہندوستان
افریقہ عرب مصر یورپ اور
امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام
کر رہی ہیں ان کا مذہبی احساس
اس قدر قابلِ تعریف ہے کہ
ہم کو شرم آنی چاہئیے چند سال
ہوئے ان کے امیر نے ایک مسجد
کے لئے پچاس ہزار روپے کی
اپیل کی اور قید یہ لگا دی کہ یہ رقم
صرف عورتوں کے چندہ سے ہی
پوری کی جائے چنانچہ پندرہ روز
کی قلیل مدت میں ان عورتوں
نے پچاس ہزار روپے کی بجائے
پچپن ہزار روپے جمع کر دیا"۔
(جولائی ۱۹۲۷ء)

۱۹۴۶ء میں پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے موقعہ پر قادیان سے ایک لیگی کینڈیڈیٹ نے عبرتناک شکست کے بعد برملا اقرار کیا اور کہا کہ مجھے احمدی مردوں نے نہیں بلکہ احمدی عورتوں کے ووٹوں نے شکست دی ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس عظیم واقعہ پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"عورتوں نے الیکشن میں
قربانی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ
وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ ان
کے اس ذکر کو ہمیشہ تازہ رکھا جائے
اور بار بار جماعت کے سامنے
لایا جائے انہوں نے بے نظیر قربانی
اور نہایت اعلیٰ درجہ کی جانثاری کا
نمونہ دے کر ثابت کر دیا ہے کہ

وہ مردوں سے قومی کاموں میں آگے نکل آئی ہیں"۔
(مصباح مارچ ۱۹۴۶ء)

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ بڑی کامیابی کے ساتھ آگے قدم بڑھا رہی ہے اور یہ تنظیم نہ صرف ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں ہی پروان چڑھ رہی بلکہ کینیا، یوگنڈا، تانگانیکا، غانا، نائیجیریا، ماریشس، ساؤتھ افریقہ، امریکہ، انگلستان اور انڈونیشیا تک بھی اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ یورپ جیسے متمدن ممالک میں ان کی اعلیٰ کارروائیوں کے ثبوت ملتے ہیں۔ مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہالینڈ اور مسجد نصرت جہاں سکینڈے نیویا ڈنمارک احمدی خواتین نے ہی تعمیر کرائی ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں وہ ماحول اور بلند مقام احمدی خواتین کو حاصل ہے جو دوسری خواتین کو حاصل نہیں ہے۔ احمدی خواتین مردوں کے شانہ بشانہ خدمات بجا لا رہی ہیں۔ مردوں کی طرح باہر نکلو اور نئی دادا دینے ... پر اور آؤ دکھانے ... حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"ورزش کوئی خشکی کا کام نہیں احمدی عورتوں کے لئے اونچی دیواروں والے کسی ایسے احاطہ کا انتظام کیا جائے جہاں وہ اکٹھی ہو کر ورزشیں کیا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی عورت اور بچی کو دنیا میں سب سے زیادہ صحتمند ہونا چاہیئے اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ پڑھائی کے میدان میں بھی آگے نکلے گی ...... فرمایا ہماری احمدی خواتین اور بچیوں کو صحت کے میدان میں سب سے زیادہ صحتمند، ذہانت کے میدان میں سب سے زیادہ ذہین ہونا چاہیئے اور اخلاق کے میدان میں نور اور حسن کا ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جس سے دوسری خواتین کے دل جیتے جا سکیں اور روحانی رفعتوں میں ایسی بلندی پر پہنچنا چاہیئے کہ خود روحانیت کو بھی ماننے وہ بھی قائل ہو جائیں"۔
(بدر ۱۹ نومبر ۱۹۸۱ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ سعادت مندوں کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع دوں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

یعنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلافِ اخلاق معروفہ نہ ہو کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **خیرکم خیرکم لاھلہ** - یعنی تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسنِ معاشرت کے لئے تاکید شدید ہے انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے نرمی برتنی چاہیئے کبھی کبھی بیوی ایک تہائی عزیزہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کر دیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط جہاں نداری بجا لاتا ہوں اور میں بھی ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی خدا کی ایک بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے درحقیقت میرا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے"۔ (الحکم ۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

بہر حال اسلام نے عورتوں کے حقوق کو پورا پورا تحفظ دے کر ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ جس میں برابری کی حیثیت سے خواتین احسن رنگ میں اپنے فرائض انجام دے کر مذہب و قوم اور انسانیت کے لئے قابلِ فخر کارنامے انجام دے سکتی ہیں اور دے رہی ہیں

بہر حال اسلام نے عورتوں کے حقوق کو پورا پورا تحفظ دے کر ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ جس میں برابری کی حیثیت سے خواتین احسن رنگ میں اپنے فرائض انجام دے کر مذہب و قوم

اور انسانیت کے لئے قابلِ فخر کارنامے انجام دے سکتی ہیں اور دے رہی ہیں

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے عرشِ عظیم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ "یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم کو خذوا الرفق الرفق فان الرفق رأس الخیرات نرمی کرو نرمی کرو تمام نیکیوں کا سرچشمہ نرمی ہی ہے"۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آہ - سردار دھرمانند سنگھ جی : بقیہ صفحہ ۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور چیلے ہیں جہاں کو تسمبیں ۔۔۔ غلام کے معنی داس۔ خادم اور احمد کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہیں۔ سردار صاحب کو یہ ٹریکٹ بھی بھجوایا گیا تھا مگر اس کو پڑھنے کے بعد انہوں نے خاموشی اختیار کی۔ ۱۹۵۷ء میں قادیان سے ایک کتاب "چودیں پھل" کے نام پر شائع کی گئی ہے اس کا پہلا ایڈیشن گورمکھی میں تھا۔ بعد میں اس کا اردو ایڈیشن "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" کے نام پر شائع ہوا۔ سردار دھرمانند جی نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ رائے تحریر فرمائی:۔

"میں نے اور میری بیوی دونوں نے اس دلچسپ کتاب کو پڑھا مجھے بہت تعجب ہے کہ اس کتاب کے مصنفین کو اس کے تالیف کرنے کا خیال کیسے پیدا ہوا میں اس استقلال اور قابلیت کا جس سے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے دلی اعتراف کرتا ہوں اس کتاب میں معلومات کا خزانہ ہے بہت دلچسپ اور مفید اقتباسات اور حوالے جو اس میں دئے گئے ہیں۔ وہ میرے لئے بھی نئے ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ اس سے دو توحید پرست قوموں میں اتحاد پیدا ہوگا اور وہ غلط فہمیاں جو ناپسندیدہ لوگوں نے جو کہ عداوت دشمنی ہیں پھیلائی ہیں دور ہو ں گی"۔
(سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ صفحہ ۶ دیباچہ ایڈیشن دوم)

اس سے یہ امر واضح ہے کہ سردار دھرمانند سنگھ جی جماعت احمدیہ کی امن اور صلح سے متعلق کوششوں کے مداح تھے اور احمدیہ کتب کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے والے دودان تھے نیز آپ کے تعلقات جماعت احمدیہ سے دوستانہ تھے آپ کے دل میں تعصب کا شائبہ نہ تھا افسوس کہ آج وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے اور ان سے بھی بہتر سلوک کرے سردار صاحب موصوف اپنی اچھی یاد لوگوں کے دلوں میں چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں اس بات کا بھی دکھ ہے کہ وہ آخری دنوں میں بینائی سے بھی محروم ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی وہ اپنی علمی کاوشوں میں بدستور مصروف رہے اور اپنے خیالات دوسروں سے قلمبند کرواتے رہے۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق جماعتوں نے اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر مورخہ ۲۳ امان (مارچ) اور اس کے بعد کی تاریخوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد کیا اس سلسلہ میں جماعتوں کی طرف سے ملنے والی بہت سی رپورٹوں کا خلاصہ بدر کی گزشتہ اشاعتوں میں قسط وار دیا جا چکا ہے۔ ہفتہ زیر اشاعت کے دوران جماعت احمدیہ مرشد آباد (بنگال) ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور اور جماعت احمدیہ آسنور کی طرف سے اسی نوعیت کی مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی مساعی کو قبول فرمائے اور بارآور کرے آمین۔ ادارہ

منسوخی اعلان نکاح

بدر مجریہ ۲۰ ہجرت (مئی) ۱۳۶۱ ہش ۱۹۸۲ء کے صفحہ ۶ پر اعلانات نکاح کے عنوان کے تحت مکرم سید سلام الدین صاحب سورو (اڑیسہ) کے نکاح کا جو اعلان شائع ہوا ہے وہ چونکہ نظارت ہذا کی باضابطہ منظوری حاصل کئے بغیر براہ راست ادارہ بدر کو بھجوایا گیا ہے اس لئے اس اعلان کو منسوخ سمجھا جائے۔ احباب اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ آئندہ نکاح کا جو بھی اعلان بغرض اشاعت بدر میں بھجوانا مقصود ہو وہ نظارت ہذا کے توسط سے بھجوایا جائے (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بھدرک میں مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

رپورٹ مرتبہ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اڑیسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجالس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کا دوسرا اجتماع مورخہ ۱۱/۱۲ کو جماعت احمدیہ بھدرک میں منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

واضح ہو کہ گزشتہ سال جماعت احمدیہ کیرنگ کی کوشش سے صوبہ اڑیسہ کے انصار کا پہلا اجتماع کیرنگ میں منعقد ہوا تھا جس میں جملہ مجالس کے نمائندگان نے اس اجتماع کو آئندہ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ خاکسار کی تحریک پر بھدرک کی مجلس نے امسال یہ اجتماع اپنی جماعت میں کرنے اور اس کے جملہ اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری قبول کی اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ سے اس کی منظوری حاصل کر لی گئی۔

اس بابرکت اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے خاکسار نے جماعتوں کو خطوط لکھے۔ اور ماہ جنوری میں مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کو ساتھ لے کر بذریعہ سائیکل پانچ جماعتوں کا دورہ کیا جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ مجالس میں بیداری پیدا ہوئی اسی طرح خاکسار نے اجتماع سے قبل بھدرک کا بھی دورہ کیا اور اجتماع کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔

مہمانوں کی آمد

اس اجتماع میں شرکت کے لئے ہماری درخواست پر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ انعقاد اجتماع سے ایک روز قبل بھدرک پہنچ گئے اسی طرح مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ سے اور مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ سے تشریف لائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں صوبہ اڑیسہ کی اکثر مجالس کے نمائندگان شریک اجتماع ہوئے وہاں کیرنگ کی مجلس اپنے نمائندگان کی تعداد کے اعتبار سے سبقت لے گئی جزاہ اللہ خیراً

جلسہ گاہ:۔ مجلس انصار اللہ بھدرک کے ممبران نے مکرم مولوی شریف احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کے تعاون سے دن رات ایک کر کے اجتماع کو کامیاب بنانے کی کوشش کی نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کے ارد گرد متعدد اجتماعی وقار عمل کر کے صفائی کی گئی اور رنگین جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے مقام اجتماع کو آراستہ کیا گیا

نماز تہجد:۔ نماز تہجد سے اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ چنانچہ مائیک کے ذریعہ مکرم منشی شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک نے تلاوت کر کے احباب کو تہجد کے لئے بیدار کیا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے نماز تہجد پڑھائی بعد نماز فجر آپ نے قرآن کریم کا اور مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا۔

پہلا اجلاس:۔

ٹھیک آٹھ بجے اجتماع کا پہلا اجلاس مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد صدیق صاحب صدر و زعیم کرڈاپلی نے کی ازاں بعد صدر محترم نے لوائے احمدیت لہرایا۔ فلک شگاف نعروں کی گونج میں انصار کا جھنڈا لہرایا بعدہٗ خاکسار نے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر انصار کا عہد دہرایا اور مکرم محمد نور الدین صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

اجتماع کے منعقد ہونے سے تھوڑی دیر قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام بذریعہ تار موصول ہوا جو حضور پرنور نے ازراہ شفقت ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے ارسال فرمایا تھا مکرم محمد عبد الرب صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے

"مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ اڑیسہ اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیابی سے نوازے اور اس میں شامل ہونے والے تمام افراد کو اپنی برکات سے نوازے۔ اس اجتماع کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے تمام نوع انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنی زندگیوں میں تبدیلی لانی ہو گی۔ تمام برائیوں کو چھوڑ کر ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی ضرورت ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے اور آپ کو استقامت بخشے اور اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

مرزا ناصر احمد
(حضرت) خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ تعالیٰ)"

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ مکرم عبد الصمد خان صاحب نے نظم پڑھی خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم سید عبد السلام صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے "برکات خلافت" کے موضوع پر اور مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم شیخ یونس صاحب اور مکرم جا سیم خان صاحب نے نظمیں پڑھیں مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب زعیم چودوار نے اس اجتماع کے لئے تیار کردہ اپنی ایک اڑیہ نظم پڑھ کر سنائی جس کو احباب نے پسند کیا۔ آخر میں صدر مجلس نے خطاب فرمایا آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم کو آج یہاں دوسرا آل اڑیسہ انصار اللہ سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے اور خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے کا موقعہ ملا ہے۔ اس لئے بولنے اور سننے والوں کو خدا کی رضا کی خاطر بولنا اور سننا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں مقبول دعا اور مقبول خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے آمین آپ نے اپنی تقریر میں تربیت اولاد کے موضوع پر بھی روشنی ڈالی

مجلس شوریٰ

نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد میں مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و دعا کے بعد آئندہ انعقاد اجتماع سے متعلق مشورہ ہوا اور بالاتفاق ۱۹۸۳ء میں جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دوسرا اجلاس

اجتماع کا دوسرا اجلاس مکرم منشی شمس الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مکرم غلام محمود علی صاحب کی تلاوت نیز مکرم مولوی بشیر الدین خان صاحب اور مکرم ایکاسب الحق خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد المنان خان صاحب نے نماز کے موضوع پر۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقاریر کیں۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ناظم اعلیٰ بنگال نے انصار کو بعض قیمتی نصائح سے نوازا۔ آخر میں مکرم غلام احمد نصیر صاحب نے نظم پڑھی اور یہ اجلاس پر امن طریق سے ختم پذیر ہوا۔

دلچسپ کھیلیں اور گروپ فوٹو

اس کے بعد انصار کا ایک گروپ فوٹو لیا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جماعت کا ہر فرد اپنی عمر کی مناسبت سے ورزش کرے کے مطابق بعض دلچسپ کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا جس میں جناب نندا کشور کرو NANDA KISOR KARUPET زینۃ الفساد ای پی کول کیرنگ کو مدعو کیا گیا تھا موصوف نے بہت ہی محنت سے اس پروگرام کو کامیاب بنایا کھیلوں کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم شفیق الدین صاحب صوبہ دار نے ورزش کے بعض اچھے طریق بتائے۔

تیسرا اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء تیسرا اجلاس مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مقصود احمد صاحب نے کی اور مکرم احمد نور صاحب نے نظم پڑھی مکرم غلام محمد علی صاحب نے عربی قصیدہ پڑھا بعدہٗ مکرم لیسین خان صاحب خاکسار انیس الرحمٰن خان صاحب اور مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں

محترم صدر صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے مرکزی اطاعت [illegible] کر ترک کرنے پر زور دیا خطاب کے بعد آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ محترم منشی شمس الدین صاحب [illegible]
صدر جماعت بھدرک نے شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ کامیاب اجتماع [illegible]

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

گھانا کے نئے مشن ہاؤس کی تعمیر کیلئے احباب جماعت کی قربانیاں

امیر و مشنری انچارج گھانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ گھانا کے نئے مشن ہاؤس کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب جماعت نے غیر معمولی قربانی پیش کرنے کے علاوہ وقارِ عمل کے ذریعہ بھی ثواب حاصل کیا۔ مشن ہاؤس کی تعمیر میں پانچ لاکھ سیڈیز (گھانا کا سکہ) خرچ آیا اس سلسلہ میں نہ صرف مقامی احباب نے تعاون دیا بلکہ متعدد بیرونی جماعتیں بھی کئی کئی میل دور سے صرف مشن ہاؤس کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے اپنے خرچ پر آکر آئیں اور کئی دن اپنے خرچ پر رہ کر اس جماعتی کام میں حصہ لیا تعمیر میں حصہ لینے والے مزدور۔ معمار۔ ترکھان۔ پینٹرز۔ سٹیل فکسرز۔ بلڈرز وغیرہ سب ہی چونکہ احمدی تھے اس لئے سارا کام بڑی صفائی نفاست اور پختگی کے ساتھ مکمل ہوا۔ اور اخراجات بھی نسبتاً کم ہوئے۔ الحمدللہ۔

کینیا میں دو ماہ کے اندر ۳۳ افراد کا قبولِ احمدیت

کینیا کے امیر و مبلغ انچارج مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ نومبر و دسمبر ۸۱ء کے ایام میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی کوششوں سے ملک میں ۳۳ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے الحمدللہ اسی طرح نیانزا صوبے کے ڈوڈی نامی گاؤں میں پانچ چھ افراد نے بیعت کی ہے جس کے نتیجہ میں یہاں بھی بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت قائم ہو گئی ہے فالحمدللہ علیٰ ذالک

گھانا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہیضہ پر قابو پا لیا گیا

امیر و مشنری انچارج گھانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے وکالت تبشیر کو اطلاع دی ہے کہ گزشتہ دنوں گھانا کے بعض دیہات میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی اور کئی افراد لقمۂ اجل ہو گئے اس امر کی اطلاع ملنے پر جماعت کے قائم کردہ ہسپتالوں کے ذریعہ فوری طور پر طبی امداد کا انتظام کیا گیا احمدیہ ہسپتال سویڈرو کے ڈاکٹر طارق صاحب نے فوری طور پر طلباء و طالبات کو حفظ ماتقدم کے طور پر ٹیکے لگائے اُن کی تحریک پر اکرا کے مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے فوری طور پر مکرم ڈاکٹر سید نصیر احمد صاحب کو کافی تعداد میں ہیضے کے ٹیکے دے کر بھجوایا خود خاکسار نے ڈاکٹر صاحبان کے ساتھ گھر گھر جا کر انجکشن کرائے۔ لندن مشن کو اینٹی کالرا ویکسین بھجوانے کے لئے لکھا۔ گھانا کے ڈائریکٹر جنرل آف میڈیکل سروس کو بیماری کے سدباب کے لئے کارروائی کرنے کے لئے کہا اپنی نگرانی میں متاثرہ افراد کا علاج اور متاثرہ گاؤں کے ماحول میں سپرے کرایا ان کوششوں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ بیماری پر قابو پا لیا گیا ہے الحمدللہ۔

صدرِ مملکت گیمبیا کے ہاتھوں احمدیہ ہسپتال کے نئے مرحلے کا سنگِ بنیاد

مکرم مولوی داؤد حنیف صاحب امیر و مبلغ گیمبیا اپنی کیبل گرام رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳ / ۲ / ۸۲ کو ہز ایکسیلنسی ڈاؤدا کیرابا جوارا پریذیڈنٹ ری پبلک آف گیمبیا نے احمدیہ ہسپتال کے نئے مرحلے کا تالنڈنگ کنگانگ کے مقام پر سنگِ بنیاد رکھا اس عظیم الشان اور پروقار تقریب میں مملکت گیمبیا کی کابینہ کے وزراء۔ بیرونی ممالک کے سفیر متعینہ گیمبیا۔ بین الاقوامی تنظیموں کے مندوبین۔ سینئر سول اور پولیس افسران اور ہر شعبہ زندگی کے ممتاز افراد نے شرکت کی حاضرین کی تعداد آٹھ سو تھی۔ صدرِ مملکت نے سارے کمپلکس کا دورہ کیا سفراء اور اعلیٰ نمائندے بھی اس موقعہ پر آپ کے ہمراہ تھے آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کے گیمبیا میں تاریخی آغاز کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کی بےلوث اور ہمہ گیر خدمات کا اعتراف کیا۔

سیرالیون کے ۲۱ویں جلسہ سالانہ میں دو ہزار افراد شامل ہوئے

محترم مولوی محمد اجمل صاحب [illegible] سیرالیون مشن اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ سیرالیون کا ۲۱ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۵ تا ۷ فروری ۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں لوائے احمدیت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کو عطا ہونے والا اعزاز "ستارۂ احمدیت" بھی لہرایا گیا حاضرین جلسہ کی تعداد قریباً دو ہزار تھی جس میں غیر از جماعت دوست بھی کثیر تعداد میں موجود تھے جن میں اڈیٹونگ کے چیف امام انصارو بنگورہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصولہ پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس جلسہ کی نمایاں برکت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغی مساعی

سوئٹزرلینڈ کے مشنری انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب رقمطراز ہیں کہ ملک کے چوٹی کے افراد تک پیغامِ احمدیت پہنچانے سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کے مطابق سوئٹزرلینڈ مشن نے ایک طویل مدت منصوبہ کے پہلے مرحلہ میں ۵۲۵۷ افراد تک حضور پُرنور کی معرکہ آراء تقریر "امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" کا جرمن ترجمہ چھپوانے کا اہتمام کیا فالحمدللہ علیٰ ذالک اس پہلے مرحلہ میں جن لوگوں کو یہ پیغام بھجوایا گیا اُن میں صدرِ مملکت، مرکزی وزراء۔ پارلیمنٹ ممبرز، منسٹرز، جرمن بولے جانے والے علاقہ میں تمام صوبائی اسمبلیوں میونسپلٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے ممبر۔ جرمن بولے جانے والے علاقہ کے تمام صحافی۔ زیورک شہر کے تمام سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ شامل ہیں اللہ تعالیٰ اس مہم کے دُور رس اور بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین

جنوبی امریکہ کے تین ممالک کا چھٹا جلسہ سالانہ

گیانا کے مبلغ انچارج مکرم محمد اسلم قریشی صاحب اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی امریکہ یعنی سورینام۔ گیانا۔ اور ٹرینیڈاڈ کا چھٹا مشترکہ جلسہ سالانہ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار مسجد احمدیہ ناصر فری پورٹ مشن روڈ ٹرینیڈاڈ میں منعقد ہوا۔ مجموعی حاضری ڈیڑھ سے دو صد کے درمیان تھی جلسہ گاہ مسجد احمدیہ ناصر۔ ٹرینیڈاڈ کے عقبی میدان میں ایک عمدہ شامیانہ لگا کر بنائی گئی تھی قناتوں کے ساتھ تبلیغی چارٹس آویزاں کئے گئے اور پلاسٹک کے ایک بڑے ٹکڑے پر "LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE" کی عبارت لکھ کر سٹیج کے عین پیچھے آویزاں کیا گیا تھا جلسہ میں مبلغین سلسلہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سورینام۔ مکرم محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ گیانا اور مکرم مولوی محمد حنیف صاحب یعقوب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ کے علاوہ بعض دیگر افراد نے بھی تقاریر کیں۔ تینوں ملکوں کے اخبارات نے جلسہ کے انعقاد کی خبریں دیں اور ٹرینیڈاڈ ریڈیو سے کئی بار اس جلسہ کے بارہ میں اعلان نشر ہوا۔

آندھرا پردیش کے ایک علاقہ کا کامیاب تبلیغی دورہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۳ [illegible] اپریل ۸۲ء کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی زیرِ قیادت آندھرا پردیش کے قریباً ساڑھے چار سو میل رقبہ پر مشتمل علاقہ کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا گیا تبلیغی وفد میں مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی۔ مکرم مسعود احمد صاحب [illegible]۔ مکرم سیٹھ جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ۔ مکرم ارشاد حسین صاحب مکرم سعید غوث صاحب۔ مکرم سلیمان احمد صاحب ڈرائیور اور خاکسار حمید الدین شمس شریک تھے اس دورہ میں [illegible] ہنگاؤں۔ محبوب نگر ورنگل۔ [illegible] قاضی پیٹھ اور دوسرے مقامات پر کثیر تعداد میں تلگو۔ اُردو اور انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا [illegible] کے مقام پر مکرم [illegible] صاحب کی زیرِ صدارت اجلاس [illegible] مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی صدرِ جلسہ اور مکرم [illegible] کی اُردو اور تلگو تقاریر ہوئیں اس دورہ میں [illegible] کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ اُسے استقامت عطا فرمائے اور اس دورہ کے بہترین نتائج برآمد کرے آمین

حیدرآباد سے شائع ہونے والی بعض کتب اور اخبارات میں بانیٔ احمدیت اور بزرگانِ سلسلہ کے منظوم کلام کی اشاعت

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد

عصرِ حاضر میں سرورِ کائناتِ و فخرِ موجودات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی عظمتِ رفتہ اور شوکتِ پارینہ کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آپؐ کے بروزِ کامل سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دل میں جو تڑپ اور جوش پنہاں تھا اُسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ آپؑ کے کلام میں جو اثر پایا جاتا ہے وہ آج روئے زمین پر کسی اور کلام سے ظاہر نہ ہوا ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خود اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو "سُلطان القلم" کے جلیل القدر آسمانی خطاب سے سرفراز فرمایا تھا اسی لئے آپؑ کے منظوم کلام کو بہت سے لوگ اپنی طرف منسوب کر کے علمی سرقہ کی بزدلانہ جسارت کے مرتکب ہوتے رہے ہیں جس کی ایک تازہ مثال نظام حیدرآباد نواب میر عثمان علی خان صاحب کا وہ دیوان ہے جسکو نظامس ٹرسٹ حیدرآباد نے نفیس اور اعلیٰ کاغذ پر خوبصورت کتابی شکل میں شائع کیا ہے اس دیوان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان زد عام فارسی نظم ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

کے چار اشعار بھی شامل کئے گئے ہیں اور انہیں نواب صاحب مرحوم نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

اسی طرح ان دنوں حیدرآباد کے بعض علماء ایک دوسرے کو اخبارات کے ذریعہ مناظرہ کی دعوت دے رہے ہیں جس میں تحدی اور وزن پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کو برملا استعمال کیا جا رہا ہے۔

مورخہ ۲۸ر مارچ ۱۹۸۲ء کے روزنامہ 'رہنمائے دکن' جو حیدرآباد کا کثیر الاشاعت اردو روزنامہ ہے کے صفحہ ۳ پر "پالن صاحب کو دعوتِ مناظرہ" کے عنوان سے پیرزادہ حافظ سید محمد داؤد شاہ نقشبندی کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس کے آخر میں مولانا پالن حقانی کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ:-

"خادم انہیں دعوتِ مناظرہ دیتا ہے تا متلاشیانِ حق نور و ظلمت کا فرق ممتاز ہو سکے وما توفیقی الا باللہ

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے"

اسی تسلسل میں مورخہ ۳۰ر مارچ ۱۹۸۲ء کو اس علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبار "رہنمائے دکن" کے صفحہ ۳ پر ایک علمی اشتہار بعنوان "اتمامِ حجت" شائع ہوا ہے جس میں پیرزادہ الحافظ سید محمد داؤد شاہ نقشبندی القادری صاحب نے اپنے حریف مولانا پالن حقانی صاحب کو جو چیلنج دیا ہے اس کا آغاز حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے اس شعر سے ہوتا ہے:-

"گالیاں کھا کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں دو جگہ لفظی ترمیم کی گئی ہے اصل مصرعہ یوں ہے ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو

موصوف آگے چل کر لکھتے ہیں کہ

"لہٰذا موصوف پر اتمامِ حجت ہو چکی ہے وما علینا الا البلاغ ؎

وہ ہم کو جنّتی بتاتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو"

واضح رہے کہ یہ شعر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ہے جو آپ کی نظموں کے مجموعہ "کلامِ محمود" سے لیا گیا ہے موصوف اس اشتہار کے آخر میں لکھتے ہیں

"خدا حافظ سے پہلے پھر ایک بار پالن صاحب کو دعوت فکر دیتا ہوں ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے"

یہ تمام شواہد اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دُنیا اس طرف متوجہ ہو چکی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کے ارشاداتِ زریں سے استفادہ کرے۔ اس کی ایک اور عجیب مثال ملاحظہ ہو۔ ابھی حال ہی میں ایچ۔ بی علی کاظمی صاحب نے ایک کتاب "حمد و نعت" کے نام سے علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے شائع کی ہے جس کا تعارف حمد تر نفیس چشتی صاحب ایم اے ایل ایل بی نے لکھا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ... پر زیرِ عنوان حضرت المصلح الموعودؓ کی ایک نظم کے مندرجہ ذیل اشعار بغیر کسی حوالہ یا تصریح کے درج کئے گئے ہیں ؎

ہر شخص تیرا پاس ... کوئی ... ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
... جاؤں ... ہو
میری ... ہو
... ہو
... دنیا ہو

خدا کشیدہ مصرعہ اصل میں یوں ہے ؎

حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

حقیقت یہ ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ... سال قبل تبلیغی علماء اسلام کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا تھا ؎

... وقت ہے ... وقت ہے

... کہ اس حقیقت کا واضح اور ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامور کی پر ... اثر پیدا کر رہی ہے اور وہ ... قریب آ گئی ہے جب عالم اسلام کے تمام ... اسی روحانی چشمہ سے اپنی تشنگی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے انشاء اللہ

شیطاں کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
جاری کا ترے جہاں میں آئینِ مصطفیٰؐ ہو

اعلانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پانچواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان ۱۵/۱۶/۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء

جملہ قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کی منظوری مذکورہ بالا تاریخوں میں عطا فرما دی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قائدین کرام ابھی سے اپنے نمائندگان بھجوانے کی طرف خصوصی توجہ دیں اور دعا بھی کریں کہ رب کریم اس تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و کامران فرمائے آمین۔

قائدین علاقائی

جملہ مجالسِ خدام الاحمدیہ اڑیسہ و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالسِ خدام الاحمدیہ اڑیسہ کے لئے مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب کو مجالس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد (کشمیر) کے لئے مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کو نیز مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرینگر۔ کپواڑہ اور پلوامہ (کشمیر) کے لئے مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب قائد مجلس سرینگر کو قائد علاقائی مقرر کیا گیا ہے۔ ان مجالس کے جملہ قائدین و اراکین سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے قائد علاقائی سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور مرتبہ پروگرام کے مطابق اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔

آل اڑیسہ اطفال الاحمدیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

آل اڑیسہ اطفال الاحمدیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷ تا ۱۸ احسان (جون ۱۹۸۲ء) بمقام سورو انشاء اللہ العزیز منعقد ہوگا۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اطفال کو اس اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ اللہ تعالےٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و کامران فرمائے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

چندوں کی ادائیگی ہر مخلص احمدی کا جماعتی فرض ہے

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین۔

قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فِدْيَةُ الصِّيَام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین

قادیان میں رمضان المبارک گزارنے کے خواہشمند احباب

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ ۲۳ راحسان (جون) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء سے شروع ہو رہا ہے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے وہ احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گزارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے درس القرآن سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور اس وضاحت کے ساتھ جلد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے

مبلغین کرام کے لئے ضروری ہدایات

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۲۳ راحسان (جون) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مبلغین کرام اس مہینہ میں دورے نہ کریں اور اپنی اپنی جماعتوں میں مقیم رہ کر درس و تدریس تراویح تہجد اور دیگر تربیتی پروگرام جاری رکھیں تا کہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی برکات سے پوری طرح فائدہ اُٹھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کی توفیق و سعادت بخشے آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو! "المصلح الموعود"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ ...... یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بُلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک اور قوم کو پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم اس میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ تم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہو میں تمہیں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں بلکہ تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۶۰ و ص۶۱)

مُبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو موجودہ مشکل حالات میں بھی مالی قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں اور اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باشرح ادائیگی کے علاوہ طوعی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے کے اس مشکل دور میں سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین اور ہمارے وہ بھائی جو بزرگان کی طرف سے مقرر کردہ معیار کے مطابق خدمت بجا لانے میں کمزور ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی اس کمزوری کو اپنے فضل سے دور فرمائے اور اُن کو معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی توفیق دے اور ان کو یہ شعور بخشے کہ مالی قربانی کی توفیق ملنا بھی خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کے اموال میں برکت دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جاری فرمودہ اشاعت اسلام کا عظیم الشان منصوبہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جس میں آپ کی شمولیت آپکے لئے خیر و برکت کا موجب ہو گی —— تفصیل کیلئے لکھیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

پنجاب نیشنل بینک قادیان

فصلوں اور تہواروں کے موقعہ پر مورخہ ۲۵ / ۸۲ تا مورخہ ۶ / ۸۲ پندرہ روزہ خصوصی بچت سکیم جاری کر رہا ہے جس کے تحت ... کھاتہ کھولنے والوں کی خدمت میں ایک دلکش تحفہ پیش کیا جائے گا

مینیجر

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
Phone. 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET. CALCUTTA - 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"مَیں وُہی ہُوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بون مل
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
منجانب :- تپسیا ربڑ ورکس
۸۴ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ
23-5222 } ٹیلیفون نمبرز
23-1652
آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے :- ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر HM
ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات
بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!
AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبّت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت امام جماعت احمدیہ)
پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین - معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور
اور بیلٹ وغیرہ
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE.
MADAN PURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے 'آٹو ونگس' کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس،
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر - ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"(فرمایا) اللہ کا اپنے بندوں کے ذمہ یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کی رُو سے بھی اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے۔" (ملفوظات جلد سوم ص۱۸۵)

پیشکش: محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملبن موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشادِ نبوی

اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ - اپنے بھائی کو ہدایت کرو (حدیث)

یعنی بذریعہ تعلیم و تربیت یا وعظ و نصیحت ان کی بھلائی میں لگے رہو تاکہ وہ نیک بن جائیں۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس - ڈرائی اینڈ فرش

(فرنٹ کیشن بجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

No. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558.
BANGALORE - 2.

حیدرآباد میں

فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !!

مسعود احمد ریپرنگ ورکشاپ

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۴۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون ال اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴-۲-۱۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتی ہیں :

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شلیپر ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !